﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءِ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد12 | جمعۃ المبارک 20/مئی 2005ء | شمارہ 20

11/ربیع الثانی 1426 ہجری قمری ❁ 20/ہجرت 1384 ہجری شمسی

گناہ سے توبہ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ۔

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے گویا اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھدباب ذکر التوبۃ)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

یہ ظلم اور شرارت کی بات ہے کہ ختم نبوت سے خدا تعالیٰ کا اتنا ہی منشاء قرار دیا جائے کہ منہ سے ہی خاتم النبیین مانو اور کرتوتیں وہی کرو جو تم خود پسند کرو۔

اگر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق میں فنا ہیں تو یہ کیا بات ہے کہ ہزاروں خانقاہوں اور مزاروں کی پرستش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو اس لئے قائم کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی نبوت اور عزت کو دوبارہ قائم کریں۔

’’یہ ظلم اور شرارت کی بات ہے کہ ختم نبوت سے خدا تعالیٰ کا اتنا ہی منشاء قرار دیا جائے کہ منہ سے ہی خاتم النبیین مانو اور کرتوتیں وہی کرو جو تم خود پسند کرو اور اپنی الگ شریعت بنالو۔ بغدادی نماز، معکوس نماز وغیرہ ایجاد کی ہوئی ہیں۔ کیا قرآن شریف یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل میں بھی اس کا کہیں پتہ لگتا ہے۔ اور ایسا ہی ’’یا شیخ عبدالقادر جیلانی شَیْئًا لِلّٰہ‘‘ کہنا اس کا ثبوت بھی کہیں قرآن شریف سے ملتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تو شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا وجود بھی نہ تھا۔ پھر یہ کس نے بتایا تھا۔ شرم کرو۔ کیا شریعت اسلام کی پابندی اور التزام اسی کا نام ہے۔

اب خود ہی فیصلہ کرو کہ کیا ان باتوں کو مان کر ایسے عمل رکھ کر تم اس قابل ہو کہ مجھے الزام دو کہ مَیں نے خاتم النبیین کی مُہر کو توڑا ہے۔ اصل اور سچی بات یہی ہے کہ اگر تم اپنی مساجد میں بدعات کو دخل نہ دیتے اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی نبوّت پر ایمان لا کر اپنی طرزِ عمل اور نقش قدم کو اپنا امام بنا کر چلتے تو پھر میرے آنے کی ہی کیا ضرورت ہوتی۔ تمہاری ان بدعتوں اور نئی نبوّتوں نے ہی اللہ تعالیٰ کی غیرت کو تحریک دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر میں ایک شخص کو مبعوث کرے جو ان جھوٹی نبوتوں کے بُت کو توڑ کر نیست و نابود کرے۔ پس اسی کام کے لئے خدا نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے۔ مَیں نے سنا ہے کہ غوث علی پانی پتی کے ہاں شاکت مت کا ایک منتر رکھا ہوا ہے جس کا وظیفہ کیا جاتا ہے اور ان گدّی نشینوں کو سجدہ کرنا یا ان کے مکانات کا طواف کرنا، یہ تو بالکل معمولی اور عام باتیں ہیں۔

غرض اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو اسی لئے قائم کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت اور عزّت کو دوبارہ قائم کریں۔ ایک شخص جو کسی کا عاشق کہلاتا ہے اگر اس جیسے ہزاروں اَور بھی ہوں تو اس کے عشق و محبت کی خصوصیات کیا رہی۔ تو پھر اگر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق میں فنا ہیں، جیسا کہ یہ دعویٰ کرتے ہیں، تو یہ کیا بات ہے کہ ہزاروں خانقاہوں اور مزاروں کو پرستش کرتے ہیں۔ مدینہ طیبہ تو جاتے نہیں۔ مگر اجمیر اور دوسری خانقاہوں پر ننگے سر اور ننگے پاؤں جاتے ہیں۔ پاک پٹن کی کھڑکی میں سے گزر جانا ہی نجات کے لئے کافی سمجھتے ہیں۔ کسی نے کوئی جھنڈا کھڑا کر رکھا ہے، کسی نے کوئی اور صورت اختیار کر رکھی ہے۔ ان لوگوں کے عُرسوں اور میلوں کو دیکھ کر ایک سچے مسلمان کا دل کانپ جاتا ہے کہ یہ انہوں نے کیا بنا رکھا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کو اسلام کی غیرت نہ ہوتی اور ﴿اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰہِ الْاِسْلَام﴾(آل عمران: 20) خدا کا کلام نہ ہوتا اور اس نے نہ فرمایا ہوتا ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ (الحجر:10)۔ تو بے شک آج وہ حالت اسلام کی ہوگئی تھی کہ اس کے مٹنے میں کوئی بھی شبہ نہیں ہو سکتا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی غیرت نے جوش مارا اور اس کی رحمت اور وعدہ حفاظت نے تقاضا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز کو پھر نازل کرے اور اس زمانہ میں آپؐ کی نبوت کو نئے سرے سے زندہ کر کے دکھاوے۔ چنانچہ اس نے اس سلسلہ کو قائم کیا اور مجھے مامور اور مہدی بنا کر بھیجا‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 65 جدید ایڈیشن)

❁❁❁ ❁ ❁❁❁

فرمودات خلفاء

قرآن کریم کا ترجمہ پڑھو اس پر عمل کرو

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’پھر یہ یاد رکھو کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کی کتاب اور اُس کے منہ کی باتیں ہیں اس کا ادب اور احترام کرو۔ قرآن کریم کے بغیر کوئی دین نہیں اور اس دین کے بغیر کہیں ایمان نہیں اور ایمان کے بغیر نجات نہیں۔ وہ شخص ہرگز نجات نہیں پا سکتا جو قرآن کریم پر عمل نہ کرے۔ عام طور پر عورتیں خود پڑھی ہوئی نہیں ہیں مگر خود پڑھا ہوا ہونا ضروری نہیں۔ دیکھو اگر کسی رشتہ دار کا خط آئے تو پڑھے ہوئے سے پڑھوا کر سنا جاتا ہے۔ اسی طرح قرآن بھی خط ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے نام آیا ہے اس کو اپنے رشتہ داروں سے پڑھوا کر سنو اور خاص کر اپنے خاوندوں سے تھوڑا تھوڑا کر کے سنو اور اُسے یاد کرو۔ وعظ میں قرآن کی آیتیں نہیں سنائی جاتیں۔ اس وقت میں جو کچھ بیان کر رہا ہوں وہ اگرچہ قرآن ہی کی باتیں ہیں لیکن الفاظ میرے ہیں اور خدا تعالیٰ کے لفظوں میں جو بات ہے وہ کسی انسان کے الفاظ میں نہیں پائی جاتی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ وعظوں میں جو کچھ سنایا جاتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے کلام کے خلاف ہوتا ہے مگر پھر بھی وہ انسان کے الفاظ ہوتے ہیں۔ تمہیں چاہئے کہ خدا کے کلام کو خدا کے الفاظ میں سنو، عربی پڑھو اور اُس کے معنے سیکھو۔ خواہ کوئی عمر ہو پڑھنے سے جی نہ چراؤ۔ قادیان میں ایک قاعدہ تیار کیا گیا ہے اُس سے قرآن پڑھنے میں بہت مدد مل سکتی ہے۔ اُس کے ذریعہ قرآن کریم پڑھو۔ خود پڑھنے اور دوسرے سے سننے میں بڑا فرق ہے۔ سُننے میں صرف کان ہی مشغول ہوتے ہیں۔ خود پڑھنے سے آنکھیں بھی مشغول رہتی ہیں اور اس طرح زیادہ ثواب ہوتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کے کلام کو پڑھنے کی کوشش کرو اور جب تک خود پڑھنے کی قابلیت پیدا نہ ہو اس وقت تک اپنے خاندوں اور بچوں سے سنو یا اپنے ہمسایوں سے پڑھو۔ دیکھو اگر کوئی بھوکا یا ننگا ہو تو دوسروں سے کھانا اور کپڑے مانگ لیتا ہے اور اس میں شرم نہیں کرتا۔ جب ایسی چیزوں کیلئے نہیں کی جاتی تو خدا تعالیٰ کی باتیں سُننے اور پڑھنے میں کیوں شرم کی جائے؟

خدا کے بعد رسول کریمؐ سے بڑھ کر کسی کو درجہ نہ دو

پھر تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے رسولوں پر ایمان رکھو۔ سب سے بڑے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اُن سے بڑا درجہ کسی رسول کو نہ دو۔ ہمارے ملک میں مسلمانوں نے اپنی جہالت سے حضرت عیسیٰؑ کو بڑا درجہ دے رکھا ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ آج تک زندہ ہیں مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ مردے زندہ کیا کرتے تھے مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مردہ زندہ نہیں کیا۔ پھر اُن کے نزدیک حضرت عیسیٰؑ تو آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں لیکن رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم زمین میں دفن ہیں حضرت عیسیٰؑ کے متعلق اس قسم کی جتنی باتیں کہتے ہیں وہ غلط ہیں کیونکہ سب سے بڑا رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اگر آسمان پر کوئی رسول مردوں کو زندہ کرتا تو وہ آپؐ ہوتے لیکن مسلمان نادانی سے اس قسم کی باتیں حضرت عیسیٰؑ کی طرف منسوب کر کے ان کا درجہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درجہ سے بڑھاتے ہیں۔ تم ہرگز اس طرح نہ کرو اور سب سے بڑا درجہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سمجھو، ان کے تم پر بہت بڑے احسان ہیں۔ اس لئے ان پر ایمان لاؤ اور ان کے مقابلہ میں کسی اور کو کسی بات میں فضیلت نہ دو۔ ان پر درود بھیجو درود دعا ہوتی ہے جس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اے خدا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر جس قدر احسان کئے ہیں ان کا بدلہ ہم کچھ نہیں دے سکتے آپ ہی ان کو بدلہ دیں۔

بعث بعد الموت پر ایمان رکھو

پھر ایک بات مَیں تم کو یہ بتاتا ہوں کہ تمہیں عقیدہ رکھنا چاہئے کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا ہے۔ جو لوگ یہ عقیدہ نہیں رکھتے وہ بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً یہی کسی کے مرنے پر رونا پیٹنا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہوتی ہے؟ یہی کہ ان کو یقین نہیں ہوتا کہ مرنے کے بعد ہم پھر مل سکیں گے اس لئے ضروری ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لاؤ۔ خدا تعالیٰ نے اس پر ایمان لانا نہایت ضروری قرار دیا ہے‘‘۔

(الأزھار لذوات الخمار۔صفحہ 39-41)

اداریہ

آسمانی تائید ونصرت ۔ خلافت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمہ جہت، بہترین ومکمل شخصیت کے مالک تھے۔آپ ؐ کی خداداد صلاحیتیں اتنی نمایاں اور مؤثر ہیں کہ آپ کا ہر ملنے والا ضرور آپؐ سے متاثر ہوتا۔سعید روحیں اس کی بدولت حلقہ بگوش اسلام ہوکر آپ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کے لئے آپ کے حلقۂ عقیدت ومحبت میں شامل ہوکر دین و دنیا کی سعادتوں وبرکتوں سے بہرہ یاب ہوتیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی صحابہؓ سے محبت اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی اپنے آقا پر فدائیت تاریخ مذاہب کا ایک ایسا باب ہے جس کی مثال کسی اور جگہ تلاش کرنا عبث وبیکار ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات آپؐ کے عشاق کے لئے ایک ناقابل یقین سانحہ تھا جس کے مختلف ردعمل تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہیں۔ایک نہایت دلخراش ردِعمل یہ بھی ہوا کہ بہت سے قبائل نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ ہم زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے۔اسی طرح تاریخ بتاتی ہے کہ نماز باجماعت سارے عرب میں صرف تین جگہ باقی رہ گئی۔یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عدیم المثال کامیابی کے بعد اور اسلام کی جلد جلد اشاعت ومقبولیت کے بعد یہ صورت حال کیوں پیش آئی۔اس کے مختلف جواب ہوسکتے ہیں مگر ایک امر جو بہت ہی واضح ہوکر ابھرتا ہے وہ یہ ہے کہ اس انتہائی خوفناک صورتحال میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق مسلمانوں کو خلافت کی نعمت عطا فرمائی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ اوّل مقرر ہوئے۔دنیا نے دیکھا کہ اس ایک انسان کی قیادت ورہنمائی میں نہ صرف ارتداد کے فتنہ کا خاتمہ ہوا بلکہ مسلمانوں کی عظیم الشان فتوحات اور ترقیوں کا آغاز بھی ہوا۔اور اسلام کی ڈولتی ہوئی کشتی منجدھار سے نکل کر اپنے سفر پر تیزی سے چلنے لگی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اس کارنامے کی وجہ سے ہی ان کو اسلام کا آدمِ ثانی قرار دیا ہے۔

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں یہودی ریشہ دوانیوں اور قبائلی عصبیت کی وجہ سے بعض فتنے اور اختلافات شروع ہوئے۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علیؓ اور بعض دیگر صحابہ کے مشورہ کے باوجود ان فتنوں کو دور کرنے کے لئے تلوار نہ اٹھائی اور مسلمانوں کے باہم اتفاق واتحاد کو بچانے کے لئے اپنی جان تک قربان کردی۔

اس کے بعد اختلافات کا سلسلہ بڑھتا چلا گیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، چوتھے خلیفہ بھی اس بدامنی کی بھینٹ چڑھ گئے اور اس کے بعد مسلمان خلافت کی نعمت سے محروم ہوگئے اور باوجود اس کے کہ ابھی بعض اکابر صحابہ مسلمانوں میں موجود تھے، قرآن مجید موجود تھا، علمائے کرام موجود تھے مگر برکات خلافت کم ہوتی چلی گئیں جس کی وجہ سے عالم اسلام نے ایک ہزار سال کا عرصہ ایک تاریکی کی حالت میں گزارا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان میں اس ایک ہزار سالہ دور کو ''فیج اعوج'' کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔جہاں اس دور کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی موجود تھی وہاں یہ بھی ذکر تھا کہ اس دور کا خاتمہ مہدی علیہ السلام کی آمد سے ہوگا۔امت کی شدید ترین گراوٹ اور زبوں حالی کے بعد اس کی بہتری کے لئے کام کرنے والے کے کام کی عظمت اور اہمیت اور اس کی مشکلات کا اندازہ کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور خاص آپ کو ''سلام'' پہنچانے کی تاکید فرمائی۔جو مہدی علیہ السلام کے سکون واطمینان کا باعث وسبب ہی نہیں بلکہ آپ کی کامیابی کی بھی نوید تھی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے نشأۃ ثانیہ کی مہم جاری فرمائی تو سب سے زیادہ مخالفت بھی مسلمان کہلانے والوں نے ہی کی مگر اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت سے آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برتر از گمان وہم شان اور قرآن مجید کی دائمی، مسلسل واعجازی شان کو دلائل وبراہین اور روشن نشانوں کی مدد سے ثابت کرتے ہوئے اپنے خداداد منصب ومقام کا حق ادا کردیا۔

1908ء میں آپ کی وفات افراد جماعت اور اسلام کے تمام بہی خواہوں کے لئے ایک بہت بڑا صدمہ تھا تاہم آپ اپنی وفات سے پہلے رسالہ ''الوصیت'' میں اپنے قرب وفات کے الہامات کے علاوہ جماعت کو آئندہ لائحہ عمل کے متعلق جو رہنمائی دے چکے تھے اس کے مطابق آپ کی وفات سے اگلے ہی روز متفقہ طور پر حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ خلافت کے مقام پر فائز ہوئے۔اس نظام کے قیام سے خدائی تائید ونصرت کا سلسلہ بھی قائم ہوگیا اور جماعت احیاءِ دین وقیام شریعت کے بابرکت سفر پر گامزن ہوگئی۔حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ اپنی کمال انکساری کے ساتھ ساتھ حد درجہ متوکل انسان ہونے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے بہت ہی مقرب انسان تھے۔آپ قرآن مجید سے والہانہ محبت وعقیدت رکھتے تھے اور یہی جذبہ جماعت میں پیدا کرنے کے لئے کوشاں رہتے تھے۔آپؓ نے اپنے تبحر علمی اور وسعت تجربہ کے پیش نظر خلافت کے نظام کی اہمیت کو خوب اجاگر کیا۔

جماعت اس وقت خلافت خامسہ کے مبارک دور میں داخل ہوچکی ہے۔خلافت کی برکات اتنی زیادہ، اتنی نمایاں اور مسلسل ہیں کہ اس بحث میں پڑنے کی ضرورت یہ پیش نہیں آتی کہ خلافت کی اہمیت کیا ہے۔

دنیا والوں نے کئی دفعہ کوشش کی ہے کہ وہ اس عظیم نعمت کو پھر سے حاصل کریں۔اس غرض کے لئے دنیاداروں کے طریق پر بڑی زوردار تحریکیں بھی چلائی گئیں مگر تحریک خلافت خواہ سلطنت عثمانیہ کی دوام کی شکل میں ہو، خواہ ابوالکلام آزاد کی طلاقت لسانی ہو یا فصاحت وبلاغت اور خواہ مولانا محمد علی جوہر کی ولولہ انگیز قیادت میں، وہ سب اپنی موت آپ مرگئیں۔اور وہ خلافت جو خدا تعالیٰ کے ارادہ ومنشاء سے قائم ہوئی تھی وہ اپنی بے سروسامانی، تعداد کی قلت اور مخالفت کی مشکلات کے باوجود ہر سمت میں کامیابی وکامرانی کے جھنڈے گاڑ رہی ہے۔

اَللّٰھُمَّ زِدْ وَبَارِک ۔

(عبدالباسط شاہد)

بشارت وخلافت ودعا سے لیس دوستو!
خدا تمہارے ساتھ ہے

(گیت)

آسمانی بادشاہت کے ہو موسیقار تم نغمہء توحید کی جھانجن کی ہو جھنکار تم
تاج وتخت مصطفےٰؐ کی بازیابی کے لئے چارسُو ابلیس سے ہو برسرِ پیکار تم

(الاپ)

تم خدا کے شیر ہو جری ہو تم دلیر ہو
نہیں تمہیں غم زیاں فلک ہے تم پہ مہرباں
ہو خاک پائے مصطفےٰؐ غلامِ مہدی الزّماں
مسافتیں سمیٹ لو ، چلے چلو بڑھے چلو
خدا تمہارے ساتھ ہے ، خدا تمہارے ساتھ ہے

سلام شاہ مرسلیںؐ بہ صد ادب لئے ہوئے
مسیح کی جناب میں شکستہ پا فگار تن
تم آئے اس طرح دھڑک اٹھی ہے نبضِ کائنات
مچل رہا ہے وقت بھی تمہارے ہم قدم چلے
مسافتیں سمیٹ لو چلے چلو بڑھے چلو
خدا تمھارے ساتھ ہے خدا تمہارے ساتھ ہے

رضائے یار کے علَم کے سائے میں ہو تم سبھی
نہ خوف مرگ ہے تمہیں ، نہ تخت و منبروں کا ڈر
تمہاری ٹھوکروں میں ہے ہر ایک سنگِ رہگذر
تمہی ہو موسموں کی دھن ، تمہی رباب زندگی
مسافتیں سمیٹ لو ، چلے چلو بڑھے چلو
خدا تمہارے ساتھ ہے ، خدا تمہارے ساتھ ہے

شمار میں ہو کم ، نہیں ہے کم تمہارا حوصلہ
خلاف یہ زمیں سہی ، کثیر ہیں عدُو تو کیا
نجوم کی طرح نہ گن سکیں گے ایک دن تمہیں
یہ تیرگی پرست کیا کریں گے تم سے فیصلہ
مسافتیں سمیٹ لو چلے چلو بڑھے چلو
خدا تمہارے ساتھ ہے ، خدا تمہارے ساتھ ہے

مجال ہے کسے تمہارے سامنے ٹھہر سکے
بشارت و خلافت و دعا سے لیس دوستو
قدم قدم پہ جیتنا تمہارا اتّہاس ہے
کسی میں اتنا دم نہیں اُمڈتے سیل روک لے
مسافتیں سمیٹ لو ، چلے چلو بڑھے چلو
خدا تمہارے ساتھ ہے ، خدا تمہارے ساتھ ہے

(جمیل الرحمٰن ۔ ہالینڈ)

نظام آسمانی کے قرآنی خدوخال اور خلافت احمدیہ کی ابتدائی تاریخ

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا نایاب اور معرکہ آراء درس آیت استخلاف

(دوست محمد شاہد ۔مؤرخ احمدیت)

دوسری اور آخری قسط

تسلسل کے لئے دیکھیں گزشتہ شمارہ

2/مارچ 1921ء

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ۔﴾(سورة النور:56)

خدا تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے وعدہ کیا ہے ان لوگوں سے جوتم میں سے مومن ہوئے اور انہوں نے اعمال صالح کئے ۔کس بات کا؟ اس بات کا کہ ضرور ضرور ان کواسی طرح خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلوں کو بنایا۔

خداتعالیٰ کی یہ سنّت چلی آتی ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے سلسلوں کی حفاظت کے لئے سامان کیا کرتا ہے اور اس وقت تک اپنے بندوں کو بغیر حفاظت کے نہیں چھوڑتا جب تک بندے خود نہ اسے چھوڑ دیں۔اور یہ ایک عجیب بات ہے کہ دنیا میں معشوق عشاق سے بے اعتنائی کرتے ہیں۔لیکن اللہ تعالیٰ بندوں کے معاملہ میں اس سے الٹ ہوتا ہے۔وہ حسین ہے اور سب حسینوں سے بڑھ کر حسین ہے۔وہ کامل ہے اور وہی ایک ذات کامل اور بے عیب ہے مگر باوجود اس کے ہم دیکھتے ہیں لوگ ہی اسے چھوڑتے ہیں۔خدا کی طرف سے بے اعتنائی نہیں ہوتی، ہمیشہ بندے ہی خدا کو ترک کرتے ہیں اور وہ ہمیشہ ان کو اپنی طرف کھینچنے کے سامان کرتا رہتا ہے۔اس کے لئے انبیاء بھیجتا ہے ۔یہ کیسی پاک اور مطہر جماعت ہوتی ہے اور کس قدر لوگوں کے لئے دکھ اور تکالیف اٹھاتی ہے اور ان کو خدا کے آستانے پر لا کر ڈال دیتی ہے۔نبیوں کی زندگی بذات خود معجزہ ہوتی ہے۔ان کی صداقت کے لئے کسی اور نشان کی ضرورت نہیں ہوتی۔نشان صرف ان لوگوں کے لئے ہوتے ہیں جو کم فہم ہوتے ہیں۔ اور جو فہم وفراست رکھتے ہیں ان کے لئے نہیں ہوتے۔ دیکھو حضرت ابوبکرؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نشان دیکھ کر نہیں مانا تھا۔سفر سے واپس آرہے تھے کہ کسی نے راستہ میں کہا تمہارا دوست محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہتا ہے مَیں نبی ہوں۔انہوں نے کہا اگر وہ یہ کہتا ہے تو سچ کہتا ہے۔کیونکہ اس نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور مَیں اس پر ایمان لاتا ہوں۔دیکھو بغیر تحقیق اور بغیر کسی نشان دیکھے انہوں نے مان لیا۔

پھر اس زمانہ میں ہم حضرت خلیفة المسیح اوّلؓ کو دیکھتے ہیں۔انہوں نے بھی مسیح موعودؑ کا کوئی معجزہ اور نشان نہیں دیکھا تھا۔جب سنا کہ آپؑ نے دعویٰ کیا ہے تو انہوں نے مان لیا۔

رسول کریمؐ کے متعلق واقعات اور حالات تو محفوظ رکھے گئے ہیں مگر دوسروں کے محفوظ نہیں۔اگر رکھے جاتے تو کئی ایسے نکلتے جنہوں نے بغیر کوئی نشان دیکھے آپ کو قبول کیا۔کیونکہ ہم دیکھتے ہیں اس زمانہ میں بھی کئی لوگوں نے حضرت مسیح موعودؑ کو اسی طرح قبول کیا۔اور گو بعض نے بعد میں قبول کیا مگر جب انہیں پتہ لگا، اسی وقت قبول کرلیا۔ایسے آدمی اگرچہ بہت سے فوت ہوگئے ہیں لیکن اب بھی اگر تلاش کی جائے تو کئی ایسے نکل آئیں گے جنہوں نے مسیح موعودؑ کے محض دعویٰ سن کر اور آپؑ کو دیکھ کر قبول کرلیا اور کوئی نشان نہ دیکھا، نہ مانگا۔اور پھر اندھا دھند قبول نہ کیا بلکہ عرفان اور ایقان کے ساتھ قبول کیا۔

تو ایک جماعت ایسی ہوا کرتی ہے جو نبی کو فوراً قبول کرلیتی ہے۔کیونکہ انبیاء کی زندگی بجائے خود معجزہ اور نشان ہوتی ہے۔ان کے بعد اور وجود ہوتے ہیں اور وہ بھی خدا کی ہستی کے نشان ہوتے ہیں۔اور انبیاء اگر سورج کی طرح روشن ہوتے ہیں اور دنیا کو منور کرتے ہیں تو یہ بھی ستاروں کی طرح دنیا کو ہدایت کی چمک دکھاجاتے ہیں۔یہ ہستیاں خلفاء کی ہوتی ہیں۔ ان کو بھی اللہ تعالیٰ ہی منتخب کرتا ہے۔چنانچہ فرماتا ہے ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ﴾ کہ مومنوں اور اعمال صالحہ رکھنے والوں سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا۔

خلفاء دوقسم کے ہوتے ہیں۔ایک وہ جو وحی خدا سے دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑے کئے جاتے ہیں۔

دوم وہ خلفاء ہوتے ہیں جو مامور خلیفہ نہیں ہوتے مگر ان کے لئے ان قابلیتوں کی ضرورت ہوتی ہے جو انتظامی ہوتی ہیں۔ ان کے لئے ماموریت، وحی اور الہام شرط نہیں ہوتی۔ان کے لئے یہ شرط نہیں کہ خدا کے ایسے قریب ہوں کہ وحی نازل ہو۔مگر یہ زائد ہوگی۔ مجدد مامور تو بغیر وحی کے نہیں ہوسکے گا اور خلیفہ کو خدا مقرر کرے گا مگر اس کے لئے وحی شرط نہ ہوگی۔اس کے لئے یہی شرط ہے کہ وہ بے انصاف، ظالم، نفس پرست، لوگوں کا مال کھاجانے والا نہ ہو۔اور اس میں وہ باتیں پائی جائیں جو جماعت کے انتظام کے لئے ضروری ہیں۔جو شخص یہ خیال کرتے ہیں کہ مامور مُرسل ہو تبھی خلیفہ ہوسکتا ہے یا جس کے پاس حکومت ہو وہ خلیفہ ہوتا ہے، وہ نادان ہیں اور وہ نہیں جانتے کہ حکومت ہی ایسی چیز نہیں ہے کہ جس کے لئے قوم کا شیرازہ بندھا رہنا ضروری ہے بلکہ اور بھی ایسے کام ہیں کہ جن میں حکومت دخل نہیں دیتی مگر ان کے ذریعہ شیرازہ جماعت کی ضرورت ہوتی ہے۔مثلاً ہماری جماعت ہی ہے۔اس کی بہت سی انتظامی باتیں ایسی ہیں جن میں گورنمنٹ دخل نہیں دیتی۔مگر ان کا انتظام کرنا ضروری ہوتا ہے۔

خلافت کے لئے خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو جن میں انتظام کی صلاحیت ہوتی ہے، انتظام روحانی ہو یا جسمانی، ان کو منتخب کرتا ہے۔اور لوگوں کے دلوں میں یہ تحریک کرتا ہے کہ ان کی طرف مائل ہوں۔ جیسا کہ حدیثوں میں آتا ہے خدا تعالیٰ بعض آدمیوں کو پسند کرتا ہے اور قریب کے فرشتوں کو کہتا ہے مَیں فلاں سے محبت کرتا ہوں تم بھی کرو۔ وہ اگلے فرشتوں کو کہتے ہیں یہاں تک کہ تمام دنیا میں اس انسان کی محبت پھیلا دی جاتی ہے اور نیک قلوب جن کا تعلق ملائکہ سے ہوتا ہے وہ اُدھر مائل ہو جاتے ہیں۔ یہ ذریعہ ہوتا ہے ان خلفاء کے قیام کا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو وحی اور الہام نہیں ہوتا تھا مگر خدا نے لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کردیا اور تمام طبائع نے سمجھ لیا کہ اب اگر اسلام کا قیام ہے تو ابوبکرؓ کے ذریعہ ہی ہے۔اور انہوں نے انہیں قبول کرلیا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کے دل میں خداتعالیٰ نے ڈالا کہ میرے بعد عمرؓ کے ذریعہ اسلام قائم رہ سکتا ہے۔اس لئے ان کو نامزد کردیا۔پھر ان لوگوں کے دلوں میں جنہیں حضرت عمرؓ نے مقرر کیا خدانے یہ ڈالا کہ عثمانؓ کے ذریعہ اسلام کو استحکام ہوگا اس لئے ان کو خلیفہ چن لیا۔اسی طرح حضرت علیؓ خلیفہ مقرر ہوئے۔ان کے خلاف لوگوں نے تلوار اٹھائی۔مگر ایسے لوگ بھی خلافت کے متعلق اعتراف کرتے تھے کہ اگر اور باتیں طے ہوجائیں تو ہم انہیں خلیفہ ماننے کے لئے تیار ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعودؑ کے وقت میں ہم دیکھتے ہیں اسی طرح خلافت قائم ہوئی اور جتنے کام حکومت سے تعلق نہیں رکھتے تھے وہ سارے کے سارے خواہ دینی ہوں یا دنیوی اس میں آجاتے ہیں۔ جب حضرت مولوی صاحب خلیفہ ہونے لگے تو کس طرح خدا تعالیٰ نے لوگوں کو ان کی طرف جھکا دیا۔حضرت خلیفہ اوّل کا خیال تھا اور ہم نے سنا ہوا تھا کہ اب قریش سے خلیفہ نہیں ہوسکتا۔لیکن جب آپ یہ خیال رکھتے تھے کہ مَیں قریش سے ہوں اور میرا خلیفہ ہونا ناممکن ہے اس وقت خدا تعالیٰ نے ان لوگوں سے ان کی خلافت کی تائید کرادی اور ان کے آگے جھکا دیا جو بعد میں خلافت کے منکر ہو گئے ۔ ان لوگوں نے یعنی مولوی محمد علی اور خواجہ کمال الدین وغیرہ نے اپنے دستخطوں سے اعلان کیا کہ حضرت مرزا صاحب کے بعد مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اوّل ہیں۔اور ان کی اطاعت ہم سب کے لئے ضروری ہے جیسی کہ حضرت مرزا صاحب کی تھی۔جو لوگ اُس زمانہ کے حالات جانتے ہیں انہیں معلوم ہوگا کہ مولوی محمد علی صاحب کو حضرت خلیفہ اوّلؓ سے اس قدر نفار تھا کہ جس مجلس میں آپؓ بیٹھتے اس میں مولوی محمد علی صاحب بیٹھنا پسند نہیں کرتے تھے مگر انہی کو خلیفہ مانا۔یہ خدا ہی کا تصرف تھا۔

پھر حضرت خلیفہ اوّل کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح خلیفہ بنا۔عام طور پر لوگوں کو گزشتہ باتیں بھول جاتی ہیں اور بعض نئے آدمی ہوتے ہیں اس لئے پھر سناتا ہوں تاکہ یہ باتیں ان لوگوں میں گڑ جائیں۔

حضرت خلیفہ اوّلؓ کے آخری ایام میں ایسا اختلاف رونما ہوگیا تھا کہ سب سمجھتے تھے کہ اس کا مٹنا مشکل ہے۔چونکہ ذاتیات کے اختلاف بدل کر مسائل میں اختلاف شروع ہوگیا تھا اس لئے اس کا دُور ہونا مشکل نظر آتا تھا۔ جب حضرت خلیفہ اوّلؓ کی حالت بہت نازک ہوگئی تو طبعاً خیال پیدا ہوا کہ کیا کرنا چاہئے۔چونکہ خلیفہ کی زندگی میں اس بات کی تعیین کہ فلاں خلیفہ ہو شرعاً ناجائز تھی اس لئے ہم میں یہ سوال نہیں اٹھتا تھا کہ کون خلیفہ ہو۔مگر یہ ضرور اٹھتا تھا کہ کن میں سے ہو۔مکرمی مولوی سید سرور شاہ صاحب اور مَیں ان دنوں سیر کو جایا کرتے تھے۔ان سے یہی تذکرہ ہوتا کہ بڑا فتنہ ہوگا۔اس کو روکنے کے لئے کیا ہو۔ان کی طرف سے یہی کہا جاتا تھا کہ ہم کسی ایسے شخص کی بیعت کس طرح شرعی طور پر کرسکتے ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کا منکر ہو اور آپؑ کے درجہ کو گھٹاتا ہو۔اور مَیں یہی کہا کرتا کہ گو یہ اختلاف بہت بڑا ہے مگر اجتہاد پر ہے۔اور اگر ہم میں سے کوئی خلیفہ ہوا تو وہ لوگ نہیں مانیں گے اور اختلاف بہت زیادہ بڑھ جائے گا۔اس لئے جماعت کے اتحاد کے لئے یہ اجتہادی اختلاف گوارا کرلینا چاہئے۔غرض ایک لمبے عرصہ کی بحث و مباحثہ کے بعد مَیں نے ان کو اس بات کے لئے تیار کرلیا کہ ان لوگوں میں سے جو خلیفہ ہوگا اس کی ہم بیعت کرلیں گے۔اس کے بعد مَیں نے حافظ روشن علی صاحب اور نواب صاحب اور دوسرے بڑے بڑے اصحاب کو ایک ایک کرکے اعتراف کرالیا کہ ہم ان میں سے کسی کی بیعت کرلیں گے۔

جب حضرت خلیفہ اوّل فوت ہوگئے تو مَیں نے گھر کے سب آدمیوں کو جمع کرکے حالات بتائے اور کہا کہ جماعت کی ابتدائی حالت ہے اور گو ہم اور ان لوگوں میں اختلاف بڑا ہے مگر فتنہ کو مٹانے کے لئے ہمیں ان میں سے کسی کی بیعت کرلینی چاہئے۔بہتوں کی رائے تھی کہ جب عقائد کا اختلاف ہے تو ہم ان میں سے کسی کو خلیفہ کس طرح مان سکتے ہیں۔لیکن مَیں نے ان کو منوا لیا کہ اوّل تو اس بات کی کوشش کی جائے کہ ایک ایسا شخص خلیفہ ہو جس کے عقائد کا اظہار نہیں ہوا لیکن اگر اس میں کامیابی نہ ہو تو ان میں سے جو خلیفہ ہو اسے ہم مان لیں اور اس کی بیعت کرلیں تاکہ جماعت میں اختلاف نہ ہو اور فتنہ نہ پیدا ہو۔اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب سے میری گفتگو ہوئی۔مَیں مطمئن تھا کہ ان کی بیعت کرلوں گا اور کوئی فتنہ نہ ہوگا۔ انہوں نے مجھے لکھا کہ مَیں آپ سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔مَیں نے کہا آیئے باہر چلیں۔وہ میرے ساتھ باہر چلے اور باتیں شروع ہوئیں۔انہوں نے کہا ابھی خلیفہ کا انتخاب نہ کیا جائے اور لوگوں کا انتظار کیا جائے۔جب سب لوگ باہر سے آجائیں تو پھر یہ سوال اٹھایا جائے۔مَیں نے کہا کہ ایک دو دن تک لوگوں کے آنے کا انتظار کیا ہی جائے گا۔اس وقت اس

کا فیصلہ ہو جائے گا۔انہوں نے کہا اتنی جلدی کرنے کی کیا ضرورت ہے ،چند ماہ تک یونہی کام چلے ، پھر دیکھا جائے گا۔مَیں نے کہا اگر اس قدر عرصہ خلیفہ کے بغیر کام چل سکتا ہے اور اس طرح جماعت کا گزارا ہو سکتا ہے تو پھر ساری عمر بھی ہوسکتا ہے۔ میری تو یہی رائے ہے کہ جلدی اس بات کا فیصلہ ہو جانا چاہئے ۔ انہوں نے کہا اگر جلدی کی گئی تو جماعت میں تفرقہ پڑ جائے گا۔مَیں نے کہا تفرقہ کیوں پڑے گا۔ممکن ہے خلیفہ آپ کا ہم خیال ہو۔انہوں نے کہا اگر خلیفہ ہمارا ہم خیال ہوا تو آپ کے ہم خیال لوگ اسے نہ مانیں گے ۔مَیں نے کہا کیوں نہ مانیں گے ۔ اصل مقصد تو اتحاد ہے اور وہ ضرور مان لیں گے ۔اس پر انہوں نے کہا یہ تو خیالی بات ہے کہ خلیفہ ہمارا ہم خیال ہوگا۔اگر آپ کا ہم خیال ہوا تو پھر کیا ہوگا۔مَیں نے کہا جس طرح ہم آپ کے ہم خیال خلیفہ کو ماننے کے لئے تیار ہیں اسی طرح آپ کو اور آپ کے ہم خیالوں کو اس بات کے لئے تیار ہونا چاہئے کہ اگر خلیفہ ہمارا ہم خیال ہو تو وہ مان لیں۔..........مَیں نے کہا اس وقت یہ بحث نہیں ہونی چاہئے کہ خلیفہ ہو یا نہ ہو۔ بلکہ یہ ہونی چاہئے کہ کون ہو۔آپ ہی اس منصب کے لئے کوئی آدمی پیش کریں ۔مَیں اس کی بیعت کرنے کے لئے تیار ہوں تا کہ جماعت کا اتحاد قائم رہے۔مگر اس گفتگو سے کوئی فیصلہ نہ ہوا اور تجویز ہوئی کہ مزید گفتگو دوستوں سے مشورہ لینے کے بعد پھر ہو۔

دوسرے دن وہ مع چند اور دوستوں کے آئے اور انہوں نے اس بات پر بڑا زور دینا شروع کیا کہ خلافت جائز ہے یا نہیں۔مَیں چونکہ فیصلہ کر چکا تھا کہ مولوی محمد علی صاحب کی بیعت کرلوں گا۔مَیں نے کہا آپ لوگ اس پر اتنا زور کیوں دیتے ہیں۔ یہ دیکھیں کہ خلیفہ کون ہوتا ہے۔باہر چل کر لوگوں میں اس سوال کو پیش کریں ۔پھر دیکھیں کیا فیصلہ ہوتا ہے ۔ان کی طرف سے کہا گیا پہلے یہ فیصلہ ہونا چاہئے کہ کوئی خلیفہ نہ ہو۔مَیں نے کہا اگر آپ لوگ اسی پر زور دیتے ہیں تو جماعت میں پیش کر دیں۔ اس وقت مولوی محمد علی صاحب کے منہ سے بے اختیار نکل گیا۔میاں صاحب آپ اس لئے خلافت پر زور دیتے ہیں کہ آپ جانتے ہیں کہ کس نے خلیفہ ہونا ہے۔ہم میں سے تو کوئی خلیفہ ہو نہیں سکتا۔

غرض آخر وقت تک مَیں نے یہی چاہا کہ وہ یہ سوال اٹھائیں کہ خلیفہ کون ہو اور جب وہ کسی کو پیش کریں گے تو مَیں اس کی بیعت کرلوں گا۔اور اس پر اگر سارے کے سارے نہیں تو ان لوگوں کا کثیر حصہ جو مجھ سے تعلق رکھتے تھے، بیعت کر لیتے اور آج جو نقشہ تمہیں نظر آ رہا ہے یہ بدلا ہوا ہوتا۔مگر خدا جو کام کرنا چاہے اُسے کون روک سکتا ہے۔اس لئے وہی ہوا جو خدا کو منظور تھا۔

فتنہ کو دیکھ کر مَیں نے حضرت خلیفہ اوّل کی بیماری کے آخری دنوں میں ارادہ کیا کہ یہاں سے چلا جاؤں۔ اور جب کوئی فیصلہ ہو جائے تو آ جاؤں۔ یہ ارادہ کر کے مَیں نواب صاحب کی کوٹھی سے جہاں حضرت مولوی صاحب تھے ، گھر آیا اور جس طرح وداع ہوتے ہیں اس طرح گھر سے وداع ہو کر پھر نواب صاحب کی کوٹھی پر آیا۔مگر حضرت مولوی صاحب نے سارا دن مجھے اپنے پاس بٹھائے رکھا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے دل میں ڈالا گیا کہ اس دن مَیں نہ جاؤں۔ دوسرے دن جمعہ تھا۔مَیں جمعہ پڑھ کے کوٹھی کی طرف چلا جا رہا تھا کہ خبر آئی مولوی صاحب فوت ہو گئے ہیں۔

غرض جتنی ممکن صورتیں تھیں ان کے ذریعہ مَیں نے چاہا کہ ان میں سے کوئی خلیفہ ہو اور مَیں اس کی بیعت کرلوں تا کہ فتنہ نہ ہو۔مگر انہوں نے خلافت کا ہی انکار کر دیا۔لوگ کہتے ہیں کہ انسانی تدبیروں سے خلیفہ بن گیا۔مَیں کہتا ہوں اگر انسانی تدبیروں کے ذریعہ کسی نے خلیفہ بننا ہوتا تو مولوی محمد علی صاحب بنتے۔ کیونکہ جس کو خدا نے خلیفہ بنایا وہ بھی اپنا سارا زور لگا رہا تھا کہ وہ خلیفہ بنیں ۔اس بات کے بیسیوں شاہد موجود ہیں کہ مَیں نے اصرار کر کے ان سے منوایا کہ جھگڑے کو مٹانے کے لئے ہمیں مولوی محمد علی صاحب کی بیعت کر لینی چاہئے۔لیکن ہم نے جو خیال کیا اور جس کے لئے کوشش کی وہ خلیفہ نہ ہوا کیونکہ خدا کے نزدیک وہ ہونے کے قابل نہ تھا۔

اُس وقت اُن لوگوں کی ایسی حالت تھی کہ ماسٹر عبدالحق صاحب مرحوم جو اُس وقت اُن کے ساتھ تھے مگر بعد میں انہوں نے بیعت کر لی تھی۔ وہ کہتے کہ ان لوگوں نے کوشش کی کہ سید عابد علی شاہ صاحب کی چالیس آدمیوں سے بیعت کرا کے اسے خلیفہ بنا دیں۔ مگر اڑھائی ہزار کے قریب مجمع سے انہیں چالیس آدمی بھی نہ ملے اور اس میں بھی انہیں ناکامی ہوئی۔

ان واقعات سے ظاہر ہے کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے حتی کہ اس کا بھی اس میں کچھ دخل نہیں ہوتا جسے خدا منتخب کرتا ہے۔مَیں نے پورا زور لگایا کہ مَیں خلیفہ نہ بنوں۔اور اُس وقت کی حالت جن لوگوں نے دیکھی ہے وہ جانتے ہیں کہ مَیں اس وقت بیعت لینے سے انکار کر رہا تھا مگر اُس وقت اِس طرح ہجوم کر کے لوگ مجھ پر گر رہے تھے کہ اگر مَیں اصرار کرتا تو یقیناً ان کے درمیان کچلا جاتا ۔یہ واقعات ہیں جن سے ظاہر ہے کہ خلفاء خدا ہی بناتا ہے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ﴾۔تم سے خدا کا یہ وعدہ ہے اور وعدہ ٹلا نہیں کرتا۔ اللہ وعدہ کرتا ہے مومنوں اور عمل صالح کرنے والوں سے کہ جن کے اعمال مامور بننے کے قابل ہوں گے ان کو مامور بنائے گا۔اور جن کے اعمال غیر مامور خلیفہ بننے کے قابل ہوں گے اُن کو ایسا ہی خلیفہ بنائے گا۔خدا قسم کھا کر فرماتا ہے کہ اُن کو ایسا ہی خلیفہ بنائے گا جیسے ان سے پہلے تھے ۔اور حضرت مسیح موعودؑ نے لکھا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ ہر نبی کے بعد خلیفہ بناتا ہے۔اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی فرماتے ہیں۔

پھر فرماتا ہے ان خلفاء کی خصوصیت یہ ہوگی کہ ﴿وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ﴾ وہ جس دین پر قائم ہوں گے خدا اُسے دنیا میں قائم کرے گا۔

اِس وقت یہ بات کس قدر زبردست طور پر پوری ہو رہی ہے۔ اُس وقت کہا جاتا تھا کہ جماعت ٹوٹ کر تباہ ہو جائے گی۔ہم کہتے ہیں ہمارے دشمنوں کا اقرار موجود ہے کہ جو عقائد تم منوانا چاہتے ہو یہ دنیا نہیں مان سکتی اور ان سے مخالفت بھڑک اٹھے گی۔ ہم کہتے ہیں یہی تو ثبوت ہے اس بات کا کہ خلافت خدا کی طرف سے ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کہتا ہے لوگ تو ان باتوں کا انکار کریں گے لیکن مَیں انہیں منواؤں گا۔اور اب دیکھ لو۔ہم دنیا سے وہی بھڑکانے والے عقائد کس طرح منوا رہے ہیں اور وہ لوگ نہ بھڑکانے والے عقائد منوانے میں کیسے ناکام ہو رہے ہیں۔ یہ بات کیا ہے؟ کہ لوگ ماریں کھانا پسند کرتے ، لوگوں کو اپنا مخالف بنا لینا پسند کرتے ، ان کے طرح طرح کے دُکھ اور تکالیف اٹھانا پسند کرتے ہیں اور ان عقائد کو مان رہے ہیں ۔کوئی طاقت ہے جو انہیں منوا رہی ہے ۔ اور یہ وہی طاقت ہے جس کے متعلق خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ خلفاء کا جو دین ہوگا وہ مَیں لوگوں سے منواؤں گا ۔پس جس طرح پہلے خلفاء کو ماننے والے بڑھتے رہے، اسی طرح اب بڑھ رہے ہیں۔ چنانچہ خلفاء کو ماننے والے اہلسنت سب فرقوں سے زیادہ تھے حالانکہ ان کے لئے دوسروں کی نسبت مشکلات زیادہ تھیں ۔پھر اس زمانہ میں جو دقتیں اور تکلیفیں اور جس قدر قربانیاں ان لوگوں کو کرنی پڑتی ہیں جو ہمارے ساتھ شامل ہوتے ہیں ویسی خلافت کے منکروں کے ساتھ ملنے والوں کو نہیں کرنی پڑتیں۔ مگر باوجود اس کے ہمارے ساتھ ایک سال میں جتنے لوگ شامل ہوتے ہیں اتنے ان کے ساتھ پانچ چھ سال میں بھی نہیں ہوئے۔ یہ بھی چھوڑ کر کسی تین ماہ کے عرصہ میں جتنے لوگ ہماری جماعت میں داخل ہوئے ہیں اتنے ان کے ساتھ سات سال میں بھی نہیں ہوئے۔ یہ کیا بات ہے۔یہی کہ خدا ان کے لئے اس دین کو پسند کرتا ہے جو اس کے بنائے ہوئے خلیفہ کا دین ہے۔ اور لوگوں کو سمجھاتا ہے کہ اس کا دین سچا ہے۔اس کا یہ مطلب نہیں کہ خلفاء کو فقہی مسائل میں بھی غلطی نہیں لگتی۔ایسے مسائل میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو بھی غلطی لگ جاتی تھی۔اس سے مراد یہ ہے کہ اصولی عقائد ان کے سچے ہوتے ہیں۔ان میں انہیں کوئی غلطی نہیں لگتی۔فرمایا﴿وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ﴾۔قائم کر دے گا ان کا وہ دین جو خدا نے ان کے لئے چنا۔

کیا ہی زور دار بات بیان فرمائی ہے۔اوّل قسم کھا کر کہا ہے کہ مَیں انہیں خلیفہ بناؤں گا۔پھر یہ فرماتا ہے کہ مَیں ان کی خاطر ان کے دین کو قائم کروں گا۔دین تو خدا تعالیٰ کا اپنا ہے اور جو اسے مانتا ہے وہ خود فائدہ اٹھاتا ہے۔مگر یہاں خدا تعالیٰ فرماتا ہے ہم یہ کام ان کی خاطر کریں گے۔ اس میں ان کی عظمت بیان فرمائی ہے کہ ان کے لئے ہم ایسا کریں گے۔اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ وہ خدا ہی کے چُنے ہوئے دین پر ہوتے ہیں۔

دوسری بات ان خلفاء کے لئے خدا تعالیٰ یہ کرتا ہے کہ ﴿وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا﴾ خوف ان کے رستے میں آتے ہیں مگر جب آتے ہیں تو خدا کے فضل سے امن کے ساتھ بدل جاتے ہیں۔

ہمارے سامنے کیسے کیسے خوف آئے ہیں ۔مگر خدا تعالیٰ ان کو امن سے بدلنے کے ایسے ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ جنہیں دیکھ کر حیرت آتی ہے۔اور مَیں نے دیکھا ہے وہی دن جو میرے لئے انتہائی مشکلات کا دن ہوتا ہے وہی انتہائی خوشی کا ہو جاتا ہے۔ مجھے گھبراہٹ اسی بات پر آیا کرتی ہے کہ انتہائی مشکلات کا دن کیوں نہیں آتا۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ کوئی دن جس میں مجھے انتہائی دُکھ اور تکلیف کا احساس ہوا ہو وہ نہیں ختم ہوا کہ وہ تکلیف دُور نہ ہوگئی ہو۔اور اس کا مجھے ایسا تجربہ ہے کہ کوئی استثنائی صورت بھی نظر نہیں آتی۔ پہلے زمانہ کی نسبت اس زمانہ میں خدا تعالیٰ بہت جلدی خوف کی حالت کو امن سے بدل دیتا ہے۔شاید ہماری کمزوریوں اور مشکلات کی کثرت کی وجہ سے ایسا کرتا ہے۔

کہتے ہیں حضرت عثمانؓ کے وقت خوف امن سے

باقی صفحہ نمبر 9پر ملاحظہ فرمائیں

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

MOT
Cars: £35 Vans: £40
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

خطبہ جمعہ

ہر احمدی کو جو نیکیوں کی تلقین دوسروں کو کرتا ہے خود بھی ان نیکیوں پر عمل کرنا چاہئے۔ اور خاص طور پر جن کے سپرد جماعت کی طرف سے یہ کام ہوتا ہے ان کو تو بہت زیادہ محتاط ہونا چاہئے اور اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے، اس کا فضل مانگنا چاہئے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 6؍مئی 2005ء بمطابق 6؍ہجرت 1384 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الرحمٰن۔ ممباسہ، (کینیا)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ﴾

(سورة ال عمران آیت نمبر111)

اس آیت میں جو مَیں نے تلاوت کی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم بہترین امت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہے۔ تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔ یعنی ہم لوگ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، بہترین لوگ ہیں۔ اور اب جبکہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش خبریوں کے مطابق آنے والے مسیح اور مہدی کو بھی مان لیا ہے جس نے اسلام کی بھولی ہوئی تعلیم کو دوبارہ ہم میں رائج کیا تو اس مسیح موعود کو ماننے کے بعد ہم یقیناً بہترین لوگ ہیں۔ کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک تمام انبیاء کو مان کر اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان کا اعلان کیا ہے تو اس اعلان کے بعد ہماری ذمہ داری ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اس اعلان کے ساتھ کہ ہم احمدی مسلمان ہیں ہماری ذمہ داریاں مزید بڑھ جاتی ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم بہترین امت کہلاتے ہو اس لئے کہ دوسروں تک تم نیکیوں کا پیغام پہنچاتے ہو اور ان کو برائیوں سے روکتے ہو۔ اور دوسروں کے بارے میں بھی ہمیشہ نیک سوچ رکھتے ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اچھے لوگ اس لئے ہو کہ صرف اپنے متعلق یا اپنے بیوی بچوں کے متعلق نہیں سوچتے یا اپنے خاندان کے متعلق یا اپنے قبیلے سے متعلق یا صرف اپنے ملک کے لوگوں کے متعلق نہیں سوچتے، بلکہ یہ سوچ رکھتے ہو کہ کوئی شخص چاہے وہ کسی خاندان کا ہو، کسی قبیلے کا ہو، کسی ملک کا ہو تم نے ہر ایک سے نیکی کرنی ہے اور ہر ایک کا دل جیتنا ہے۔ اور یہ تم پر فرض ہے کہ اس دل جیتنے کے لئے کبھی کسی سے کسی قسم کی برائی نہیں کرنی، بلکہ تمہارے ہر عمل سے محبت ٹپکتی ہو۔ اور یہ سب کام تم نے اس لئے کرنے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے اور اس کے بغیر تمہارا اللہ تعالیٰ پر ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ تو دیکھیں بہترین امت اللہ تعالیٰ نے صرف اس لئے نہیں بنایا کہ ہم مسلمان ہو گئے۔ جس طرح بہت سے مسلمانوں کو آپ دیکھتے ہیں، جن سے اگر تم پوچھو کہ مسلمان ہو تو کہتے ہیں کہ الحمدللہ ہم مسلمان ہیں۔ لیکن اگر ان کے عمل کو دیکھو تو نظر آئے گا کہ شیطان بھی ان لوگوں سے دور بھاگتا ہے۔ تو امت مسلمہ کا بہترین فرد ہونے کے لئے ضروری ہے کہ نیک عمل کرو اور برائیوں کو چھوڑو۔ جب اپنے عمل ایسے بناؤ گے تبھی تم دوسروں کو نیکیوں کا حکم دے سکتے ہو اور برائیوں سے روک سکتے ہو۔ ورنہ تو جب بھی تم اصلاح کی کوشش کرو گے تو تمہیں یہی جواب ملے گا کہ پہلے اپنے آپ کو درست کرو، اپنی اصلاح کرو۔

پس خیر امت نہ لوگوں کو دھوکہ دے کر بنا جا سکتا ہے اور نہ خدا تعالیٰ کو دھوکہ دے کر بنا جا سکتا ہے۔ اس لئے اپنے آپ کو مضبوط کرنے کے لئے، جماعت کو مضبوط کرنے کے لئے اچھی باتوں کو اپناؤ اور پھر آگے پہنچاؤ۔ اور جب ایسے عمل نیکیوں پر چلتے ہوئے اور برائیوں سے بچتے ہوئے انجام پا رہے ہوں گے تو پھر تبلیغ میں آسانی ہو گی۔ اور جماعت کے اندر بھی بہترین تربیت ہو رہی ہو گی۔ کیونکہ نیکیوں کو رائج کیا جا رہا ہو گا اور برائیوں سے روکا جا رہا ہو گا۔ یہ نیک باتیں اور اچھی باتیں بے شمار ہیں جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔ مثلاً رشتہ داروں سے حسن سلوک ہے، امانت ہے، دوسروں کی خاطر قربانی ہے، انسانی ہمدردی ہے، دوسروں کے متعلق اچھے خیالات رکھنے کی تعلیم ہے، سچ بولنا ہے، دوسروں کو معاف کرنا ہے، صبر کرنا ہے، انصاف سے کام لینا ہے، دوسروں پر احسان کرنا ہے، اپنے وعدوں کو پورا کرنا ہے، ہر طرح کے گند، ذہنی بھی اور جسمانی بھی، سے اپنے آپ کو پاک رکھنا ہے۔ ذہنی گند یہ ہے کہ دماغ میں دوسرے کو نقصان پہنچانے یا اخلاق سے گری حرکتیں کرنے کا خیال دل میں آئے۔ پھر اچھی باتوں میں معاشرے میں آپس میں محبت اور پیار کو بڑھانا ہے۔ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا ہے، ہمسایوں سے، اپنے ساتھ کام کرنے والوں سے اچھا سلوک کرنا ہے۔ خوش اخلاقی ہے، پھر جو اچھی حیثیت کے ہیں یعنی مالی لحاظ سے بہتر حیثیت کے ہیں ان کو خود بھی غریبوں کا خیال رکھنا چاہئے اور اس تعلیم کو پھیلانا بھی چاہئے۔ اسی طرح بیشمار برائیاں ہیں جن سے انسان کو خود بھی رکنا چاہئے اور دوسروں کو بھی اس طرف توجہ دلانی چاہئے کیونکہ نیکیاں اختیار کرنے کے لئے برائیاں چھوڑنا از حد ضروری ہے۔

ان برائیوں میں سے بعض کی مثال دیتا ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک مومن میں یہ برائیاں نہیں ہونی چاہئیں۔ مثلاً کنجوسی کی عادت ہے یعنی دوسروں کی ضرورت کو دیکھ کر باوجود توفیق ہونے کے اس کی مدد نہ کرنا یا جماعتی چندوں میں ہاتھ روک کر رکھنا۔ پھر بدظنی کرنا ہے، دوسروں پر بلاوجہ الزام لگانا ہے، لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے، حسد کرنا ہے، لغو اور بیہودہ باتیں ہیں جن سے اپنے آپ کو اور جماعت کو فائدہ پہنچنے کی بجائے نقصان ہو رہا ہوتا ہے۔ کسی کی غیبت کرنا ہے۔ جھوٹ بولنا ہے۔ جھوٹ بھی ایک بہت بڑی لعنت ہے جو انسان کو دوسرے گناہوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ خیانت کرنا ہے، اس میں آنکھ کی خیانت بھی ہے، مرد کا عورت کو بری نیت سے دیکھنا۔ کسی کی امانت میں خیانت بھی ہے۔ اس میں اور بھی بہت سی باتیں آ جاتی ہیں۔ مثلاً اپنا کام صحیح طرح نہ کرنا۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا نیکیاں اختیار کرنے کے لئے برائیاں چھوڑنی ہوں گی۔ کیونکہ نیکی اور بدی ایک جگہ نہیں رہ سکتے۔ اس لئے ہمیشہ یہ کوشش ہونی چاہئے کہ جب بھی کسی نیکی کو اختیار کریں تو اس کے ساتھ ہی چند برائیاں بھی چھٹ جائیں۔ اور اس طرح پھر ہر احمدی کا دل ہر برائی سے پاک ہو سکتا ہے۔ اور ہر ایک احمدی مسلمان جس کو نیکی کا حکم دینے اور برائیوں سے روکنے کا حکم ہے اسے سب سے پہلے اپنے آپ کو ہی برائیوں سے پاک کرنا ہو گا اور نیکیوں کو اختیار کرنا ہو گا۔ تبھی وہ دوسروں کو حکم دے سکتا ہے۔ ورنہ اگر ہم یہ نہیں کرتے تو ہم منافقت اور دوغلی باتوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا سخت انذار فرمایا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ ایسے لوگ جہنمی ہیں جن کے قول و فعل میں تضاد ہوتا ہے۔

چنانچہ حضرت ابووائل کی حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے وسیلہ سے ایک لمبی روایت ہے۔ اس میں وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص کو قیامت کے روز لایا جائے گا۔ پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اس کی انتڑیاں آگ میں پیٹ سے باہر نکل آئیں گی۔ اس پر وہ ان کے گرد اس طرح چکر لگائے گا جس طرح گدھا اپنے کھونٹے کے گرد چکر لگاتا ہے۔ پھر جہنم والے اس کے گرد جمع ہو جائیں گے۔ اور اس سے پوچھیں گے تمہارا کیا معاملہ ہے۔ کیا تو ہمیں معروف کام کرنے اور ناپسندیدہ امور کو ترک کرنے کا حکم نہ دیتا تھا؟ اس پر وہ کہے گا کہ میں تم کو معروف کام کرنے کا حکم دیتا تھا۔ مگر خود معروف کام نہ کرتا تھا۔ اور میں تم کو ناپسندیدہ افعال کا مرتکب ہونے سے روکتا

تھا مگر میں خود ان کو بجالاتا تھا تو دیکھیں کس قدر ڈرایا گیا ہے۔

اس لئے ہر احمدی کو جو نیکیوں کی تلقین دوسروں کو کرتا ہے خود بھی ان نیکیوں پر عمل کرنا چاہئے۔ اور خاص طور پر جن کے سپرد جماعت کی طرف سے یہ کام ہوتا ہے ان کو تو بہت زیادہ محتاط ہونا چاہئے اور اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے، اس کا فضل مانگنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔

اگر یہ انذار سن کر کسی کو یہ خیال آئے کہ پھر تو بہتر ہے کہ مَیں خاموش رہوں اور کبھی نیکیوں کی تعلیم نہ دوں اور نہ بری باتوں سے روکوں جب تک کہ مَیں خود اس قابل نہیں ہو جاتا۔ اگر یہ خیال آئے گا تو انسان اپنی اصلاح سے بے پرواہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے یہ تعلیم دینا بھی ضروری ہے کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ پس ہر ایک کے لئے ضروری ہے کہ وہ نیکیوں کی تعلیم بھی دے اور ساتھ ساتھ اپنا محاسبہ بھی کرتا رہے، اپنا جائزہ بھی لیتا رہے کہ میری اصلاح ہو رہی ہے کہ نہیں۔ یہ انتہائی ضروری امر ہے۔

اس بارے میں ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم ضرور امر بالمعروف کرو اور تم ضرور ناپسندیدہ باتوں سے منع کرو۔ ورنہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب نازل کرے۔ اور عذاب نازل ہونے کے بعد تم دعا کرو گے مگر تمہاری دعا قبول نہیں کی جائے گی۔ (ترمذی۔ ابواب الفتن ۔باب الأمر بالمعروف والنھی عن المنکر) تو آئندہ آنے والی ہر مصیبت سے بچنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایک مومن نیک باتوں کی طرف لوگوں کو بلائے اور برائیوں سے انہیں روکے۔ تو جیسا کہ فرمایا کہ اس کام کو نہ کرنے کی وجہ سے تم پر عذاب آ سکتا ہے اور پھر دعائیں بھی قبول نہیں ہوں گی۔ اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ یہ نیک کام کرنے کی وجہ سے تمہاری دعائیں بھی قبول ہوں گی اور تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل بھی ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیک باتوں کے کرنے اور پھیلانے اور اسی طرح برائی سے رُکنے اور دوسروں کو روکنے کے بارے میں اس طرح توجہ فرماتے تھے کہ آپ نے نیک کام نہ کرنے والے سے لاتعلقی کا اظہار فرمایا ہے۔ چھوٹی سے چھوٹی بات پر بھی فرمایا کرتے تھے کہ نیکیاں کرو اور نیکیاں بجالاؤ۔

چنانچہ ایک روایت میں آپؐ فرماتے ہیں: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے بچوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بوڑھوں کی عزت اور احترام کا حق ادا نہیں کرتا اور معروف باتوں کا حکم نہیں دیتا اور ناپسندیدہ باتوں سے منع نہیں کرتا یعنی یہ معروف باتیں ہیں۔ اس حد تک کہ بچوں کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ کیونکہ ان سے حسن سلوک بھی نیک عمل میں ایک عمل ہے۔ اسی طرح بڑوں، بوڑھوں اور بزرگوں کی عزت کا اور احترام کا خیال رکھنا ہے اور اسی طرح اور دوسری نیکی کی باتیں ہیں جن کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہ کرنی ضروری ہیں۔ اور جن برائیوں سے رُکنے کا حکم دیا گیا ہے ان برائیوں سے رُکنا بھی ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اس طرح نہیں کرتے تو پھر میرا تمہارے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(سنن ترمذی کتاب البر والصلة باب ما جاء فی رحمة الصبیان)

نیکیوں کے کرنے اور برائیوں سے رکنے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”پس زبان کو جیسے خدا تعالیٰ کی رضا مندی کے خلاف کسی بات کے کہنے سے روکنا ضروری ہے۔ اسی طرح امرِ حق کے اظہار کے لئے کھولنا لازمی امر ہے۔ ﴿یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ﴾ (آل عمران:115) مومنوں کی شان ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ انسان اپنی عملی حالت سے ثابت کر دکھائے کہ وہ اس قوت کو اپنے اندر رکھتا ہے کیونکہ اس سے پیشتر کہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالے اس کو اپنی حالت اثر انداز بھی تو بنانی ضروری ہے۔ پس یاد رکھو کہ زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو۔ ہاں محل اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے۔ اور انداز بیان ایسا ہونا چاہئے جو نرم ہو اور سلاست اپنے اندر رکھتا ہو۔ اور ایسا ہی تقویٰ کے خلاف بھی زبان کا کھولنا سخت گناہ ہے“۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 281-282 جدید ایڈیشن) یعنی ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ حق کے اظہار کے لئے کبھی بزدلی کا مظاہرہ نہیں کرنا کیونکہ جرأت سے نیکیوں کو پھیلانا، ان کے کرنے کا حکم دینا اور برائیوں سے روکنا ہی ایک معیار ہے جس سے مومن ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ لیکن مومن کا عمل بھی اس کے مطابق ہونا چاہئے۔ جب اپنا عمل بھی ہوگا تب ہی اثر بھی قائم ہوگا۔ اور جب عمل ہوگا تو پھر سختی کی ضرورت نہیں رہے گی۔ ایسے آدمی کی تلقین کا بھی لوگ نیک اثر لیں گے جن کے اپنے عمل بھی اچھے ہوں گے۔ آپ نے یہی تلقین فرمائی ہے کہ اگر سمجھانے والے کے دل میں تقویٰ ہے، سمجھانے والے کے دل میں نیکی ہے، سمجھانے والے کے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف ہے تو موقع کے مطابق اگر بات کرو گے تو نیک بات کا اثر ہوگا۔ لیکن موقع محل کے حساب سے تلقین کرنا ضروری ہے۔ اگر کسی کی برائی دیکھ کر لوگوں کے سامنے ہی اس کو سمجھانے لگ جاؤ گے اور زبان میں تیزی پیدا کرو گے تو پھر دوسرا شخص جس کو تم سمجھا رہے ہو گے نیک اثر نہیں لے گا۔ بلکہ ہوسکتا ہے کہ وہ پہلے سے بڑھ کر ضد میں آ کر برائی کرے۔ پس سمجھانے کے لئے بھی موقع اور وقت اور عمل اور تقویٰ ضروری ہے۔ اگر اس طرح عمل ہوں گے تو خدا تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اس کے رحم کے بھی یقیناً حقدار ہوں گے۔ کیونکہ ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو یہ نیک عمل کر رہے ہوں گے میں ان پر ضرور رحم کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔

جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے کہ ہر قسم کی برائی سے رُکنے اور ہر قسم کی نیکی اختیار کرنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور ان برائیوں اور نیک باتوں کی بعض کی مَیں نے مثالیں بھی دی ہیں، مختصر طور پر نام بتائے ہیں۔ اب ان برائیوں میں سے چند ایک کی وقت کے لحاظ سے کچھ تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ مثلاً غیبت ہے۔ کسی کا اس کے پیچھے برے الفاظ میں ذکر کرنا، قطع نظر اس کے کہ وہ برائی اس میں ہے یا نہیں۔ اگر اس کی کسی برائی کا اس کے پیچھے ذکر ہوتا ہے اور باتیں کی جاتی ہیں تو یہ غیبت ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیعت لیا کرتے تھے تو اس بات پر خاص طور پر بیعت لیا کرتے تھے کہ غیبت نہیں کروں گا۔ تو کتنی اہمیت ہے اس بُرائی کی کیونکہ اس سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ ایک دوسرے کے خلاف نفرتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اور پھر یہ بعض دفعہ جماعت میں فتنے کا باعث بنتی ہیں۔ اور اسی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس برائی کے متعلق بہت زور دے کر سمجھایا ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ: ”ہماری جماعت کو چاہئے کسی بھائی کا عیب دیکھ کر اس کے لئے دعا کریں۔ لیکن اگر وہ دعا نہیں کرتے اور اس کو بیان کر کے دُور سلسلہ چلاتے ہیں تو گناہ کرتے ہیں۔ کون سا ایسا عیب ہے جو کہ دُور نہیں ہوسکتا۔ اس لئے ہمیشہ دعا کے ذریعے سے دوسرے بھائی کی مدد کرنی چاہئے“۔

آپؑ نے فرمایا کہ: ”ایک صوفی کے دو مرید تھے۔ ایک نے شراب پی اور نالی میں بیہوش ہو کر گرا۔ دوسرے نے صوفی سے شکایت کی۔ اس نے کہا تُو بڑا بے ادب ہے کہ اس کی شکایت کرتا ہے اور جا کر اٹھا نہیں لاتا۔ وہ اُسی وقت گیا اور اسے اٹھا کر لے چلا“۔ وہ بزرگ ”کہتے تھے کہ ایک نے تو بہت شراب پی لیکن دوسرے نے کم پی کہ اسے اٹھا کر لے جا رہا ہے“۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ”صوفی کا یہ مطلب تھا کہ تُو نے اپنے بھائی کی غیبت کیوں کی“۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ: ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے غیبت کا حال پوچھا تو فرمایا کہ کسی کی سچی بات کا اس کی عدم موجودگی میں اس طرح بیان کرنا کہ اگر وہ موجود ہو تو اسے برا لگے غیبت ہے۔ اور اگر وہ بات اس میں نہیں ہے اور تُو بیان کرتا ہے تو اس کا نام بہتان ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا۔ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا﴾ (سورۃ الحجرات آیت ۱۳)۔ اس میں غیبت کرنے کو ایک بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور اس آیت سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ جو آسمانی سلسلہ بنتا ہے ان میں غیبت کرنے والے بھی ضرور ہوتے ہیں۔ اور اگر یہ بات نہیں ہے تو یہ آیت بیکار جاتی ہے۔ اگر مومنوں کو ایسا ہی مطہّر ہونا تھا جس سے کوئی بدی سرزد نہیں ہوتی تو پھر اس آیت کی کیا ضرورت تھی؟“۔

آپؑ نے فرمایا: ”بعض کمزور ہیں جیسے سخت بیماری سے کوئی اٹھتا ہے۔ بعض میں کچھ طاقت آ گئی ہے۔ پس چاہئے کہ جسے کمزور پاوے اسے خفیہ نصیحت کرے۔ اگر نہ مانے تو اس کے لئے دعا کرے۔ اور اگر دونوں باتوں سے فائدہ نہ ہو تو قضاء و قدر کا معاملہ سمجھے۔ جب خدا تعالیٰ نے ان کو قبول کیا ہوا ہے تو تم کو چاہئے کہ کسی کا عیب دیکھ کر سردست جوش نہ دکھلایا جاوے۔ ممکن ہے کہ وہ درست ہو جاوے۔ قطب اور ابدال سے بھی بعض وقت کوئی عیب سرزد ہو جاتا ہے۔ بلکہ لکھا ہے اَلْقُطْبُ قَدْ یَزْنِیْ، قطب سے بھی زنا ہو جاتا ہے۔ بہت سے چور اور زانی آخرکار قطب اور ابدال بن گئے۔ جلدی اور عجلت سے کسی کو ترک کر دینا ہمارا طریق نہیں ہے۔ کسی کا بچہ خراب ہو تو اس کی اصلاح کے لئے وہ پوری کوشش کرتا ہے۔ ایسے ہی اپنے کسی بھائی کو ترک نہ کرنا چاہئے بلکہ اس کی اصلاح کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ قرآن کریم کی یہ تعلیم ہرگز نہیں ہے کہ عیب دیکھ کر اسے پھیلاؤ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو۔ بلکہ وہ فرماتا ہے ﴿تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ﴾ (سورۃ البلد:18) کہ وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں۔

سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

Nayaab Travel Fernreisen

احمدی احباب کے لئے ڈسلڈورف میں دنیا بھر کے خوشگوار سفر اور کم قیمت ٹکٹوں کے لئے ایک ہی نام۔ نایاب ٹریول۔

مزید معلومات اور فوری بکنگ کے لئے بی۔ بیگ اور نصیر بیگ سے رابطہ کریں

لندن جانے کے لئے فیری کے سستے ٹکٹ ہم سے خرید فرمائیں

Tel: 00 49 - 211 - 2205611 Fax: 00 49 - 211 - 220 5613

e-mail: nayaab@web.de

Pionier Str. 15 40215 - Dusseldorf (Germany)

مَرْحَمَۃ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھ کر اسے نصیحت کی جاوے اور اس کے لئے دعا بھی کی جاوے۔ دعا میں بڑی تاثیر ہے۔ اور وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سَو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا۔ عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہئے جب پہلے کم از کم چالیس دن اس کے لئے رو روکر دعا کی ہو"

آپ نے یہاں فارسی کا ایک شعر بیان فرمایا ہے اس میں لکھا ہے کہ "خدا تعالیٰ تو جان کر پردہ پوشی کرتا ہے" یعنی اللہ تعالیٰ کو تو علم ہے اس کے باوجود پردہ پوشی کرتا ہے۔ "مگر ہمسایہ کو علم نہیں ہوتا اور شور کرتا پھرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام ستار ہے۔ تمہیں چاہئے کہ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہ بنو۔ ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ عیب کے حامی بنو بلکہ یہ ہے کہ اشاعت اور غیبت نہ کرو کیونکہ کتاب اللہ میں جیسا آگیا ہے تو یہ گناہ ہے کہ اس کی اشاعت اور غیبت کی جاوے۔ شیخ سعدیؒ کے دو شاگرد تھے۔ ایک ان میں سے حقائق و معارف بیان کیا کرتا تھا۔ دوسرا جلا بھنا کرتا تھا۔ آخر پہلے نے سعدی سے بیان کیا کہ جب مَیں کچھ بیان کرتا ہوں تو دوسرا جلتا ہے اور حسد کرتا ہے۔ شیخ نے جواب دیا کہ ایک نے راہ دوزخ کی اختیار کی کہ حسد کیا اور تُو نے غیبت کی۔ غرضیکہ یہ سلسلہ چل نہیں سکتا جب تک رحم، دعا، ستاری اور مَرْحَمَۃ آپس میں نہ ہو"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 60-61 جدید ایڈیشن)

پس اس سے واضح ہو گیا کہ غیبت کتنی بری چیز ہے اور کتنی بڑی برائی ہے۔

پھر ایک برائی ہے جھوٹ، کوئی شخص اگر ذرا سی مشکل میں بھی ہو تو اس سے بچنے کے لئے جھوٹ کا سہارا لے لیتا ہے۔ اور حیرت کی بات یہ ہے کہ جھوٹ کو برائی نہیں سمجھا جاتا۔ حالانکہ جھوٹ ایسی برائی ہے جو سب برائیوں کی جڑ ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایک برائی سے چھٹکارہ پانے کی درخواست کرنے والے کو یہی فرمایا تھا کہ اگر ساری برائیاں نہیں چھوڑ سکتے تو ایک برائی کو چھوڑ دو اور وہ ہے جھوٹ۔ اور یہ عہد کرو کہ ہمیشہ سچ بولو گے۔ اب بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ جھوٹ صرف اتنا ہے کہ عدالت میں غلط بیان دے دیا۔ اگر چوری کرتے ہوئے پکڑے گئے تو جھوٹ بول کر اپنی جان بچانے کی کوشش کی۔ اگر کوئی غیر اخلاقی حرکت کی تو جھوٹ بول دیا۔ یا کسی کے خلاف جھوٹی گواہی دے دی اور بلاوجہ کسی کو مشکل میں مبتلا کر دیا۔ یقیناً یہ سب باتیں جھوٹ ہیں لیکن چھوٹی چھوٹی غلط بیانیاں کرنا بھی جھوٹ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نے ہمیں اس کی ایک مثال دی ہے۔ جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ جھوٹ کی تعریف کیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی چھوٹے بچے کو کہا آؤ میں تمہیں کچھ دیتا ہوں اور اسے دیتا کچھ نہیں تو یہ جھوٹ میں شمار ہوگا۔ یہ جھوٹ کی تعریف ہے۔ اب اگر ہم میں سے ہر ایک اپنا جائزہ لے تو پتہ چلے گا کہ ہم روزانہ کتنی دفعہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھوٹ بول جاتے ہیں۔ مذاق مذاق میں ہم کتنی ایسی باتیں کر جاتے ہیں جو جھوٹ ہوتی ہیں۔

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اگر ہم اس بارے میں گہرائی میں جا کر توجہ کریں گے۔ تب ہم اپنے اندر سے اور اپنے بچوں کے اندر سے جھوٹ کی لعنت کو ختم کر سکتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"قرآن شریف نے جھوٹ کو بھی ایک نجاست اور رِجْس قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے ﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾ (الحج: 31)۔ دیکھو یہاں جھوٹ کو بُت کے مقابل رکھا ہے۔ اور حقیقت میں جھوٹ بھی ایک بت ہی ہے ورنہ کیوں سچائی کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہے۔ جیسے بُت کے نیچے کوئی حقیقت نہیں ہوتی اسی طرح جھوٹ کے نیچے بجز ملمّع سازی کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔ جھوٹ بولنے والوں کا اعتبار یہاں تک کم ہو جاتا ہے کہ اگر وہ سچ کہیں تب بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس میں بھی کچھ جھوٹ کی ملاوٹ نہ ہو۔ اگر جھوٹ بولنے والے چاہیں کہ ہمارا جھوٹ کم ہو جائے تو جلدی سے دُور نہیں ہوتا۔ مدت تک ریاضت کریں تب جا کر سچ بولنے کی عادت اُن کو ہوگی"۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 266 جدید ایڈیشن)

تو دیکھیں کتنی سچی بات آپؑ نے فرمائی ہے۔ ہم روزانہ اپنی زندگی میں تجربہ کرتے ہیں کہ اگر کوئی جھوٹ بولنے والا سچ بھی بول دے تو تب بھی ہم اس کو جھوٹا ہی سمجھتے ہیں۔

نیکی اور برائی کے ضمن میں ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض نیکیوں اور بعض برائیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ کبھی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بندے کے دل میں ایمان اور کفر جمع نہیں ہو سکتے اور نہ سچائی اور کذب بیانی اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ اور نہ ہی دیانت داری اور خیانت اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 349 مطبوعہ بیروت)

تو پہلی بات تو آپ نے یہ فرمائی کہ یہ ہو نہیں سکتا کہ ایک شخص جس کے دل میں ایمان ہو وہ کفر کی باتیں بھی کہے۔ جیسا کہ ہم شروع میں آیت میں دیکھ آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نیکیوں کا حکم دینے والے اور برائیوں سے روکنے والے ہی اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والے ہیں۔ اور اس حدیث کے مطابق جو یہ نہیں کرتے ان کے دل میں کفر ہے۔ کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ سچائی جو اللہ تعالیٰ کا پیغام ہے اور جھوٹ جو کافروں کا عمل ہے ایک جگہ اکٹھے ہو سکیں۔ اور اسی طرح دیانتداری جو ایمان کا حصہ ہے اور خیانت، کسی کا مال کھانا، کسی کام کو صحیح طور پر نہ کرنا جو یقیناً ایک مومن کی شان نہیں، ایک جگہ جمع کیونکر ہو سکتے ہیں؟۔

پس ہم جو احمدی مسلمان ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی ہے کہ ہم اللہ اور رسول کے حکموں پر چلیں گے اور سب برائیوں کو چھوڑیں گے اور تمام نیکیوں کو اختیار کریں گے۔ ہمیں ہر برائی کو چھوڑنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ اگر انسان کا ارادہ پکا ہو، اور اللہ تعالیٰ سے فضل مانگ رہے ہوں تو یہ ہو نہیں سکتا کہ برائیاں نہ چھٹیں اور آپ اس قابل نہ ہو سکیں کہ دوسروں کو نیکیوں کی تلقین کرنے والے بنیں۔ سچ کو مان کر پھر انسان جھوٹ کس طرح بول سکتا ہے اور امانت کی ادائیگی کا عہد کر کے پھر کس طرح خیانت ہو سکتی ہے۔ پس ہر احمدی جو بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوا ہے اس کا بیعت کا عہد بھی ایک امانت ہے۔ اور کبھی کسی احمدی کو احمدیت کی تعلیم پر عمل نہ کر کے، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل نہ کر کے خیانت کا مرتکب نہیں ہونا چاہئے۔ پس ہر احمدی اس پر سختی سے عمل کرے کہ نہ تو ذاتی طور پر اور نہ جماعتی طور پر خیانت کا مرتکب ہوگا۔ اگر کسی کے سپرد کوئی جماعتی خدمت ہے تو وہ اسے نہایت ایمانداری سے ادا کرے گا۔ اگر کسی کو جماعتی اموال کا نگران بنایا گیا ہے تو وہ اس کی نہایت ایمانداری سے حفاظت کرے گا اور کبھی کسی خیانت کا مرتکب نہیں ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے کہ تم اپنی امانت کی ادائیگی کے معیاروں کو اس قدر بلند کرو کہ اگر دنیاوی معاملات میں بھی کوئی شخص تمہارے ساتھ خیانت سے پیش آ چکا ہے تو پھر بھی تم اس سے خیانت نہ کرو۔ اگر اس کی کوئی امانت تمہارے پاس ہے تو اس کو لوٹا دو۔ تو پھر دین کے معاملے میں اس کا کس قدر احساس ہمیں رکھنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: "امانت و دیانت یعنی دوسرے کے مال پر شرارت اور بدظنی سے قبضہ کر کے اس کو ایذاء پہنچانے پر راضی نہ ہونا۔ سو واضح ہو کہ دیانت اور امانت انسان کی طبعی حالتوں میں سے ایک حالت ہے۔ اسی واسطے ایک بچہ شیر خوار بھی جو بوجہ اپنی کم سنی اپنی طبعی سادگی پر ہوتا ہے۔ اور بباعث اپنی صغرسنی ابھی بری عادتوں کا عادی نہیں ہوتا۔ اس قدر غیر کی چیز سے نفرت رکھتا ہے کہ غیر عورت کا دودھ بھی نفرت سے پیتا"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 344)

تو دیکھیں اللہ تعالیٰ نے انسان کی یہ فطرت بنائی ہے کہ ایک بچہ جس کو دنیا کا کچھ بھی پتہ نہیں وہ بھی اپنا حق پہچانتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ دوسری عورت کا دودھ پینا خیانت ہے۔ اگر ضرورت ہو تو آخر اس کو کوشش کے بعد دوسری عورت کا دودھ پینے کی عادت ڈالی جاتی ہے۔ لیکن بڑے ہو کر ماحول کے زیر اثر بہت سے لوگ اکثر معاملات میں خیانت کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور انبیاء اس ماحول کے اثر کو پاک کرنے اور نیک تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے آتے ہیں۔

اب ہم جو احمدی ہیں اور جنہوں نے اس زمانے میں مسیح موعودؑ کی بیعت کی ہے۔ آپ کو مانا ہے، ہمیں اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے ہر قسم کی خیانت سے بھی بچنا چاہئے۔ جھوٹ سے بھی بچنا ہے دوسری برائیوں سے بھی بچنا ہے۔ اور نہ صرف بچنا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اور ایک مومن کی جو اللہ تعالیٰ نے نشانی بتائی ہے، اس نشانی کے مطابق ان برائیوں سے دوسروں کو بھی بچانا ہے اور ان کو بھی نیکیوں کی تعلیم دینی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنے اپنے دائرے میں اس عمل کے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ آپ سب کو مضبوط احمدی بنائے جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں۔ آمین۔

انشاء اللہ اگلے دو دن تک مَیں اگلے دو ملکوں کے دورے پر جاؤں گا۔ اس کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ ہر لحاظ سے اپنی مدد اور نصرت فرماتا رہے۔ آمین

Fozman Foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 8553-3611

جماعت احمدیہ سیرالیون کے
45ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

سیرالیون کے صدر مملکت، نائب صدر مملکت، متعدد وزراء مملکت، پیراماؤنٹ چیفس اور اعلیٰ حکومتی عہدیداران کی شرکت اور خطاب۔13 ریجنز کی 313 جماعتوں کی نمائندگی۔11000 سے زائد افراد کی شمولیت۔

200 سے زائد غیر احمدی اماموں کی شمولیت ۔450سے زائد افراد کا قبول احمدیت

(رضوا ن احمد افضل مبلغ سلسلہ)

جماعت احمدیہ سیرالیون کا جلسہ سالانہ مورخہ 25 سے 27 فروری 2005 کو BO احمدیہ سیکنڈری سکول میں ہوا۔

جلسہ کے ہر دن کا آغاز نماز تہجد، نماز فجر اور درس سے ہوتا رہا جس میں احباب نے نہایت جوش وخروش سے شرکت کی۔

پہلا دن 25رفروری بروز جمعۃ المبارک

صبح 9:15 بجے جلسہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز ہوا۔مکرم امیر صاحب نے سیرالیون کا جھنڈا لہرایا جبکہ مرکزی مہمان مکرم عبدالسلام ظافر صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا۔چند لمحوں کے بعد صدر مملکت اپنے وفد کے ہمراہ جلسہ گاہ میں پہنچ گئے ان کا استقبال مکرم امیر صاحب، مکرم عبدالسلام ظافر صاحب اور نائب امیر صاحب نے کیا۔صدر مملکت کی آمد پر جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔صدر مملکت کے ہمراہ نائب صدر مملکت اور دیگر وزراء مملکت بھی تھے۔

تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد افسر صاحب جلسہ سالانہ نے بعض مہمانوں کا تعارف پیش کیا صدر مملکت کے ترجمان مسٹر کانجی درامی نے صدر مملکت کے وفد کا تعارف کروایا۔ویلکم ایڈریس مسٹر سنوسی دین نے پیش کیا۔محترم امیر صاحب نے جلسہ کے ایام کو روحانی انداز میں گزارنے کی تلقین کی درود شریف اور السلام علیکم کو رواج دینے کا کہا۔مکرم عبدالسلام ظافر صاحب نے حضور انور کا پیغام سب احباب تک پہنچایا اور السلام علیکم کا تحفہ حضور انور کی جانب سے سب احباب کو پہنچایا جس کا سب احباب نے بہت گرم جوشی سے جواب دیا جس کے بعد صدر مملکت نے خطاب کیا۔

صدر مملکت کا خطاب

صدر مملکت نے اپنے خطاب میں کہا کہ جماعت احمدیہ معاشرہ میں اسلام کے متعلق پائی جانے والی غلط فہمیوں کو دور کرنے اور اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے ۔تعمیر مساجد، تراجم قرآن کریم، تعلیم اور صحت کے شعبہ میں جماعتی خدمات کو سراہا۔ جماعت احمدیہ صرف عقائد کی اشاعت ہی نہیں کرتی بلکہ عمل بھی کر کے دکھاتی ہے ۔ اسی طرح آپ نے ہیومینٹی فرسٹ کے کام کو بھی سراہا جس میں آنکھوں کے آپریشنز، فیملی فیڈنگ، مصنوعی اعضاء لگانا اور کمپیوٹر ٹریننگ پروگرامز کا خاص طور سے ذکر کیا۔صدر مملکت نے ہیومینٹی کے تحت دو آئی سرجنز کی آمد کا خیر مقدم کیا اور ہر تعاون کی یقین دہانی کروائی۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ جماعت احمدیہ مسلمان ہونے کے لحاظ سے اپنی ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کر رہی ہے۔آخر پر پیراماؤنٹ چیف آف BO جو کہ احمدی ہیں نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔مکرم امیر صاحب نے اختتامی دعا کروائی۔اس طرح پہلا اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا

اس اجلاس میں صدر مملکت، نائب صدر مملکت کے علاوہ بہت سے دیگر وزراء اور حکومتی عہدیداران اور پیراماؤنٹ چیفس نے شرکت کی۔

صدر مملکت سیرالیون کی جلسہ سالانہ میں آمد کا ایک منظر

پہلے اجلاس کے بعد صدر مملکت نے شاملین جلسہ کے ساتھ نماز جمعہ میں شرکت کی ،خطبہ جمعہ مکرم عبدالسلام ظافر صاحب نے دیا۔آپ نے اسلام کے پُرامن مذہب ہونے کے حوالے سے سیرۃ النبی ﷺ کی روشنی میں خطاب فرمایا۔اس کے بعد صدر مملکت اور آپ کے وفد نے دوپہر کے کھانے میں شرکت کی۔اس طرح تقریباً 5 گھنٹے صدر مملکت نے ہمارے جلسہ میں گزارے اور نہایت اچھا تاثر لیا۔

دوسرا اجلاس مکرم عبدالسلام صاحب ظافر کی صدارت میں شروع ہوا۔تلات قرآن کریم اور نظم کے بعد اس سیشن میں تین تقاریر ہوئیں جن میں معلم سلیمان سانڈی صاحب نے ختم نبوت، شیخو الفا کروما نے وفات مسیح اور مکرم خوشی محمد شاکر صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر خطاب کیا۔

دوسرا دن 26رفروری بروز ہفتہ

پہلے اجلاس کا آغاز 9:15 بجے ہوا۔یہ اجلاس نائب امیر علیو دین صاحب کی صدارت میں شروع ہوا ۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد چار تقاریر ہوئیں جن میں مسٹر اے۔ٹی جالو صاحب نے دس شرائط بیعت، الحاجی اے۔کے بنگورہ نے حضرت مسیح موعود کا پیدا کردہ روحانی انقلاب، مکرم طاہر مہدی صاحب نے مالی قربانی اور وصیت جبکہ مولوی فواد کانو صاحب نے تربیت اولاد کے بارے میں قرآن وحدیث اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں خطاب کیا۔

نماز ظہر وعصر اور طعام کے بعد دوسرے اجلاس کا آغاز ہوا ۔یہ اجلاس نائب امیر دوم سعید ھدرج صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔تلات قرآن مجید اور نظم کے بعد تین تقاریر ہوئیں۔جن میں مسٹر اے ایس دین نے اطمینان قلبی اور اسلامی نقطہ نظر، مولوی ہارون جالو صاحب نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مکرم طاہر عابد صاحب مربی سلسلہ نے جماعتی تنظیموں کا تعارف اور ان کی اہمیت کے بارے میں خطاب کیا۔

تیسرا دن 27رفروری بروز اتوار

تیسرے دن صبح سویرے باران رحمت برسا جس سے موسم بہت خوشگوار ہو گیا۔اختتامی اجلاس صبح دس بجے شروع ہوا ۔یہ اجلاس مکرم سعید الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ سیرالیون کی صدارت میں شروع ہوا۔تلاوت قرآن مجید مولوی آصف احمد خان صاحب نے کی جبکہ نظم مولوی منیر احمد شمس نے پیش کی۔

مولوی یوسف خالد ڈوری صاحب نے خلافت کی برکات کے حوالے سے نہایت موثر تقریر کی جبکہ سعید ھدرج صاحب نے ابتدائی واقفین کی قربانیوں کے بارے میں خطاب کیا۔مہمان مقررین میں پیراماؤنٹ چیف مائل 91 اور نمائندہ سپریم اسلامک کونسل نے نہایت اچھے انداز میں جماعت کا ذکر کیا۔

اختتامی خطاب میں مکرم محترم امیر صاحب نے رسول کریم ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ۔اسی طرح دوران سال میں ہونے والی جماعتی کامیابیوں کا ذکر کیا۔آخر پر مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور اس طرح یہ تین دن کا بابرکت دورانیہ اختتام پذیر ہوا۔

حاضری جلسہ

گزشتہ سال جلسہ سالانہ کی حاضری 2880 تھی جبکہ اس سال خدا کے فضل سے یہ حاضری 3 گنا سے بھی زیادہ رہی۔محتاط اندازے کے مطابق جلسہ کی حاضری 11 ہزار سے زائد رہی جو کہ سیرالیون کے سب گذشتہ جلسہ ہائے سالانہ سے زیادہ ہے۔جلسہ میں کل 13 ریجنز کی 313 جماعتوں نے شرکت کی ۔اس جلسہ میں بہت بڑی تعداد میں غیر احمدی افراد نے بھی شرکت کی جن میں 200 سے زائد امامز تھے اور سب نہایت اچھا تاثر لے کر گئے۔کئی ایک نے بیعت بھی کی۔

گنی سے وفد کی آمد

گنی جو کہ جماعت احمدیہ سیرالیون کے ماتحت ملک ہے وہاں سے ایک وفد جو کہ 5/افراد پر مشتمل تھا مکرم طاہر محمود عابد صاحب مربی سلسلہ گنی کی قیادت میں کانفرنس میں شامل ہوا۔

اجلاس لجنہ اماء اللہ

دوسرے دن کے دوسرے اجلاس میں خواتین اور مردوں کے الگ الگ اجلاسات ہوئے۔خواتین کے اجلاس میں تلاوت ونظم کے بعد مقررات میں سسٹر سیف اللہ موجے نے اسلام میں عورت کا مقام، مسز لینن سونگو نے اسلام میں عورتوں کی قربانیاں، مسز حلیمہ بنگورہ نے سیرت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں خطاب کیا۔آخر پر مکرم امیر صاحب نے معقول لباس اور پردے کی اہمیت کے بارے میں خواتین کو توجہ دلائی۔دعا کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

جمعہ کی شب بعد از نماز مغرب وعشاء حضور انور کے دورہ افریقہ کی ویڈیو احباب جماعت کو دکھائی گئی جسے سب احباب نے نہایت ذوق وشوق سے دیکھا۔

ہفتہ کی شب بعد از نماز مغرب وعشاء سوال وجواب کی مجلس کا اہتمام کیا گیا جس میں مبلغین کرام نے احباب کے سوالوں کے تسلی بخش جوابات دیئے۔

بیعتیں

جلسہ میں شمولیت کی بدولت 471/افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ان میں 25 امام 2 چیفس جن کا رتبہ پیراماؤنٹ چیف کے برابر ہوتا ہے شامل ہیں۔ 23 گھرانوں پر مشتمل ایک پورا گاؤں جلسہ کی برکت سے احمدیت کی آغوش میں آ گیا ہے۔بیعتوں کا یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔

میڈیا کورج

جلسہ کے آغاز سے قبل ریڈیو کے ذریعہ جلسہ کے پروگرام کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کیا جاتا رہا۔ جلسہ کے پہلے اجلاس کی کارروائی ریڈیو کے ذریعہ سارے ملک میں 7 ریڈیو سٹیشنز پر براہ راست نشر ہوئی، جبکہ اسی شام مقامی ٹیلی ویژن پر ساری کاروائی دکھائی

M. S. DOUBLE GLAZING LTD

Supplier & Installers

UPVC Windows, Doors, Porches, Patio Doors, Conservatries

For Friendly Quote Please Contact: ***Muhammad Sajid Qamar***

Tel: 020 8239 8312 Mobile:07734470783 Fax: 020 8664 1190

Free Estimate, Grade 'A' Quality Material, Competitive Price, 10Years Guarantee

احمدی بہن بھائیوں کے لئے خوشخبری! ڈبل گلیزنگ کا نہایت معیاری کام۔اے گریڈ کوالٹی کا میٹریل مناسب دام

گئی۔ جلسہ کے بعد بھی سارے ملک میں مختلف ریجنز کے ریڈیو سٹیشنز پر کئی بار جلسہ کی کاروائی نشر ہو چکی ہے۔ اسی طرح ٹیلی ویژن پر بھی یہ پروگرام کئی دفعہ نشر ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ ایک ڈاکومنٹری پروگرام بھی دکھایا گیا ہے۔ جس میں ہمارے مبلغ سے ٹی وی والوں نے جماعت کے بارے میں سوالات کئے اور پھر جلسہ کی ویڈیو پیش کی گئی۔ اسی طرح کئی اخبارات نے بھی تصاویر کے ساتھ جلسہ کی کاروائی کو شائع کیا۔

نمائش و بک سٹال

جلسہ کے موقع پر ایک مختصری نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا جس کے لیے شعبہ نمائش نے کئی ایک کارڈز تیار

محترم امیر صاحب جلسہ کے بعد نائب صدر مملکت سے ملنے کے لئے گئے جو کہ عیسائی ہیں انہوں نے جلسہ کے بارے میں بہت اچھے تاثرات کا اظہار کیا اور کہا کہ وہ اس چیز سے بہت متاثر ہیں کہ اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کو تین دن تک رکھنا، ان کے رہنے اور کھانے پینے کا انتظام کرنا بہت مشکل کام ہے اور کہا کہ واقعی اس جلسہ میں کوئی بات تھی کہ وہ آج تک اس کا لطف محسوس کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے کہا کہ وہ مسلمانوں میں جماعت احمدیہ کو بہت پسند کرتے ہیں، اسی طرح اور کئی غیر از جماعت لوگوں نے اسی قسم کے جذبات کا اظہار کیا کہ جلسہ کو دیکھنے کے بعد وہ جماعت کے نظم وضبط کے قائل ہو گئے ہیں۔ احمدی احباب آج بھی جہاں اکٹھے

(2).jpg not found.

مکرم سعید الرحمٰن صاحب امیر و مبلغ انچارج سیرالیون صدر مملکت سیرالیون کا جلسہ گاہ میں استقبال کر رہے ہیں

کئے جن پر جماعت کی اہم تصاویر چسپاں تھیں اسی طرح خلفاء حضرت مسیح موعودؑ کی تصاویر اور ان کے بارہ میں مختصر تعارف لکھا گیا تھا۔ اس کے علاوہ کمپیوٹر پر لوگوں کی دلچسپی کو بڑھانے کے لئے مختلف جماعتی تصاویر اور نظمیں بھی نمائش کی شان بڑھاتی رہیں۔ نمائش کے ساتھ بک سٹال کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ جہاں جماعتی کتب رکھی گئی تھیں۔

تاثرات

جلسہ کے بارے میں لوگوں کے تاثرات بہت اچھے ہیں۔ بہت سے لوگ جلسہ کے دوران ہونے والی نماز تہجد کے نظاروں کو بار بار یاد کرتے ہیں۔ اور بار بار اللہ کی حمد کے گیت گاتے ہیں کہ اس نے یہ کامیابی عطا کی۔

ہوتے ہیں تو جلسہ کی ہی باتیں ہوتی ہیں اور ان باتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ سارے ماحول میں ہمارے جلسہ کا نہایت اچھا تاثر ہے۔

حکومتی سطح اور عوام میں جلسہ کے بعد جماعت کے وقار میں ایک خاص رنگ آ گیا ہے۔ الحمدللہ

قارئین سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سب کارکنان کو اپنی بے شمار برکتوں اور رحمتوں سے نوازے اور آئندہ سال اس سے بڑھ کر محنت اور لگن سے کام کی توفیق عطا فرمائے۔ اور سب شاملین کو جلسہ کی برکات سے منسوب حضرت مسیح موعود کی تمام دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

قابل تقلید

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ یو کے 2004ء کے موقع پر وصیت کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

”میری خواہش ہے کہ 2008ء میں جب خلافتِ احمدیہ کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سو سال ہو جائیں تو دنیا کے ہر ملک میں، ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں (یعنی) جو چندہ دہندہ ہیں ان میں سے کم از کم 50% تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں“۔

حضور انور کی اس تحریک کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتیں اس ٹارگٹ کے حصول کے لئے بھرپور کوششیں کر رہی ہیں اور بڑی خوشکن اطلاعات مرکز میں آ رہی ہیں۔ جماعت بیلجیم کو توفیق ملی ہے کہ وہاں کے موجودہ چندہ دہندگان کی تعداد کا 50% افراد خدا کے فضل سے اس تحریک کے بعد نظام وصیت میں شمولیت اختیار کر چکے ہیں۔ الحمدللہ۔ باقی جماعتوں سے بھی زیادہ سے زیادہ افراد کو اس آسمانی نظام وصیت میں شامل کرنے کے لئے اپنی مساعی تیز کرنے کی درخواست ہے۔

(ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن)

بقیہ: نظام آسمانی کے قرآنی خدوخال
از صفحہ نمبر4

نہیں بدلا تھا۔ مگر یاد رکھنا چاہئے یہاں خدا تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا﴾ (سورۃ النور:56) تمام ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں سے یہ وعدہ ہے۔ اور ان کے لئے خدا نے اس کو نعمت قرار دیا ہے۔ لیکن جب وہ لوگ جنہیں نعمت دی جائے خدا اس کی بے قدری کریں تو ان سے نعمت لے لی جاتی ہے۔ یہاں خوف سے مراد باہر کے لوگوں کا پیدا کردہ خوف ہے اور ان کے پیدا کردہ خوف کو دُور کرنے کا خدا نے وعدہ کیا ہے۔ لیکن اگر وہ لوگ جن پر یہ نعمت کی گئی خود خوف پیدا کریں تو ان کا اس نعمت کو رد کرنا ہوگا اور جب وہ رد کریں گے تو ان سے چھین لی جائے گی۔

سیاق و سباق آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ باہر کے لوگوں کا پیدا کردہ خوف ہے جس کو امن سے بدل دینے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ حضرت عثمانؓ کے وقت خوف پیدا کرنے والے باہر کے لوگ نہیں تھے بلکہ اندر ہی کے تھے اور اُن کو حضرت عثمانؓ نے کہہ دیا تھا کہ اگر تم مجھے قتل کرو گے تو پھر قیامت تک تم میں امن قائم نہ ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب تک خدا کا ایک نبی نہ آ گیا اور اس طرح قیامت نہ ہوگئی اس وقت تک امن قائم نہ ہوا۔ اور بے امنی پیدا کرنے والوں کو کاٹ کاٹ کر نکال دیا گیا۔

پھر اُس وقت حضرت عثمانؓ کو کسی قسم کا خوف نہیں تھا۔ چنانچہ جب ان کے گھر میں دشمن کود گئے اور محمد بن ابی بکرؓ نے آگے بڑھ کر ان کی ڈاڑھی پکڑ لی تو اس وقت آپؓ قرآن کریم پڑھ رہے تھے۔ اس کی طرف نظر اٹھا کے دیکھا اور صرف اتنا کہا کہ اگر اس وقت تمہارا باپ ہوتا تو تُو اس طرح نہ کرتا۔ اور پھر قرآن کریم پڑھتے رہے۔ اور نظر اٹھا کے بھی نہ دیکھا۔ اور کہا رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تشریف لائے تھے اور مجھے فرمایا تھا آج کا روزہ ہمارے ساتھ ہی کھولنا۔ تو حضرت عثمانؓ قرآن پڑھتے ہوئے رسول کریمؐ کے ساتھ روزہ کھولنے کی خوشی میں شہید ہوئے۔ اور انہیں اس وقت بھی کوئی خوف نہ تھا۔ یہی حال ہم حضرت علیؓ کا دیکھتے ہیں۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا﴾۔ جب دشمن دیکھیں گے کہ خلفاء کی باتیں دنیا میں قائم ہو رہی ہیں، اُن کا دین پھیل رہا ہے تو حملے پر حملہ کریں گے۔ لیکن خدا اُن کے حملوں کو رد کر دے گا اور اپنے مقرر کردہ خلفاء کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔ کسی کی طاقت نہیں ہوگی کہ ان کے امن کو چھین سکے۔

پھر ﴿يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْـًٔا﴾ اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ آج لوگ کہتے ہیں کہ گدی قائم ہوگئی ہے۔ وہ غور کریں کہ خدا تعالیٰ کہتا ہے ایسا نہیں ہوسکتا۔

﴿وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اتنی بڑی نعمت جو ہم نازل کریں گے کہ ایسے خلیفے بنائیں گے جو انتظام قائم رکھیں گے ان کے خلاف جو لوگ کھڑے ہوں گے ہم انہیں اپنی رعایا میں سے کاٹ دیں گے۔ وہ خارج عن الاطاعت ہوں گے۔

غیر مبایعین کہا کرتے ہیں فاسق کے معنے خارج عن الاطاعت کہاں ہیں۔ لیکن یہ اس کے یقینی اور بالکل صحیح معنی ہیں۔

﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ اور قائم کرو نمازوں کو اور دو زکوٰۃ اور اطاعت کرو رسول کی تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ یعنی یہ جو اتنی بڑی نعمت ہے یہ تمہیں حاصل ہو جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی لکھا ہے کہ تم سب مل کر قدرت ثانی کی آمد کے لئے دعائیں کرو۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے: تم دعائیں کرو، نمازیں پڑھو، صدقے دو تاکہ خلافت کا سلسلہ قائم رہے۔

﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۚ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ﴾ (النور:57)۔ یہ مت خیال کرو کہ کافر تم پر غلبہ پالیں گے۔ (جب تک خلافت کا سلسلہ جاری رہے گا) وہ تمہیں مٹا نہیں سکیں گے۔ اور ان کا ٹھکانا آگ ہوگا۔

تم لوگ بھی اس بات کو خوب اچھی طرح یاد رکھو تاکہ تم کو بھی کوئی نہ مٹا سکے۔ اور جو مٹانے کے لئے اٹھے وہ خود مٹ جائے۔

(درس القرآن صفحہ ۶۷ تا ۸۴۔ مطبوعہ انوار احمدیہ پریس قادیان۔ نومبر ۱۹۲۱ء)

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔
(مینجر)

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

جماعت احمدیہ کمبوڈیا کے دوسرے جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(حسن بصری۔ مبلغ سلسلہ ۔ کمبوڈیا)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کمبوڈیا کو اپنا دوسرا جلسہ امسال 26،27/ مارچ 2005ء کو منعقد کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ یہ جلسہ جماعت کھنائی کوکوہ صوبہ کمپونگ چھنانگ میں منعقد ہوا۔ یہ جگہ دارالحکومت پھنوم پین سے 66 کلومیٹر اور صوبائی شہر کمپونگ چھنانگ سے 30 کلومیٹر دور ہے اور تھائی لینڈ کی طرف جانے والی سڑک پر سے ایک کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔

جماعت کھنائی کوکوہ کے پاس تین ایکڑ سے زائد کھلی زمین ہے جس پر ایک مسجد ''مسجد النعمۃ'' اور مبلغ کے لئے رہائش گاہ اور مشن ہاؤس بنا ہوا ہے۔ ہر سال یہاں جلسہ سالانہ منعقد کیا جاتا ہے۔

جلسہ سے قریباً دو ماہ قبل ضروری تیاریاں شروع ہوئیں اور مسجد کے کمپاؤنڈ اور اردگرد علاقہ کو وقارِ عمل کے ذریعہ صاف اور مزین کیا گیا۔ جلسہ کے دن قریب آنے پر ہر روز بیس تیس خدام، انصار اور اطفال نے وقارِ عمل کے ذریعہ تیاریوں کو اختتام تک پہنچایا۔

قریباً دو ماہ قبل تمام جماعتوں کو اس جلسہ کی اطلاع کردی گئی اور پروگرام بھی بھجوادیا گیا۔ بعض غیر از جماعت دوستوں کو بھی دعوت نامے بھجوائے گئے۔

افتتاحی اجلاس

مورخہ 26/ مارچ 2005ء بروز ہفتہ صبح 8 بجے احباب آنا شروع ہوگئے۔ نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد افتتاحی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت ونظم کا خمیر زبان میں ترجمہ بھی کیا گیا۔ اس کے بعد مکرم جعفر احمد صاحب صدر جماعت کمبوڈیا نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

خاکسار نے اپنی افتتاحی تقریر میں جلسہ سالانہ کے مقاصد بیان کئے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جو مقاصد بیان کئے لوکل زبان میں بیان کئے۔ اور جلسہ سالانہ کے دوران بہت دعائیں اور درود و استغفار پڑھنے کی تلقین کی۔ آخر پر اجتماعی دعا کے ساتھ یہ افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس مکرم حف عارفین صاحب یونیورسٹی لیکچرار اور جنرل سیکرٹری جماعت کمبوڈیا کی صدارت میں شروع ہوا۔ اس اجلاس میں پہلی تقریر مکرم احمد ہدایت صاحب مبلغ سلسلہ صوبہ کمپوت نے ''نماز کی اہمیت'' کے موضوع پر کی۔ آپ نے قرآن وحدیث سے حوالہ جات پیش کرکے تفصیل سے نماز کی اہمیت بیان کی۔

دوسری تقریر مکرم احسان سلیم صوباری صاحب مبلغ سلسلہ صوبہ کمپونگ چھنانگ نے کی ''خلافت کی اہمیت و برکات'' کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد ایک نوجوان یونیورسٹی طالبعلم مکرم عثمان یعقوب صاحب نے ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انسانیت پر احسانات'' کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد وقفہ ہوا جس میں کتب اور تصاویر کی نمائش دکھائی گئی اور CD پر یورپ میں اسلام اور احمدیت کے بارہ میں پروگرام دکھایا گیا جس کا لوکل زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔

تیسرا اجلاس

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد تیسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ اس میں پہلی تقریر مکرم احسان سلیم صوباری صاحب نے ''اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کا خدا ہے'' کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدازاں مکرم موجب احمد صاحب مبلغ سلسلہ ویتنام حال کمبوڈیا نے ''احمدی عقائد پر اعتراضات کے جوابات'' کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد مجلس سوال جواب ہوئی جس میں حاضرین کے سوالوں کے جواب دئے گئے۔ جس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے دورہ انڈونیشیا کی سی ڈی دکھائی گئی۔

27/ مارچ بروز اتوار

اتوار کے روز باجماعت تہجد کے ساتھ آغاز ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم احمد بن صالح صاحب نے ''دعا کی اہمیت اور اس کی برکات'' کے موضوع پر قرآنی آیات کی روشنی میں تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے ''ذکر الٰہی کی برکات'' کے موضوع پر تقریر کی۔ خاکسار نے قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں ذکر الٰہی کی اہمیت بیان کی۔

چوتھا اور اختتامی اجلاس

رات ٹھیک آٹھ بجے اختتامی اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد مکرم ہدایت صاحب نے ''مالی قربانی کی اہمیت'' کے موضوع پر تقریر کی۔ انہوں نے مالی قربانی سے تعلق رکھنے والی قرآنی آیات کی روشنی میں وضاحت سے مالی قربانی کی حکمت اور فوائد بیان کئے۔ اس کے بعد خاکسار نے ''فیضان نبوت'' کے موضوع پر اہمیت اور برکات بیان کیں۔

اختتامی اجلاس سے قبل کے پروگرام میں مقامی امام مسجد النعمۃ مکرم الحاج عثمان بن یوسف صاحب اور سوامی پکاو کے صدر مکرم احمد بن یوسف صاحب دونوں نے مختصر خطاب کیا۔ اور جلسہ کے بارہ میں اپنے تاثرات بیان کئے۔ ہمارے مہمان ڈسٹرکٹ آفیسر صاحب نے بھی خطاب کیا اور جماعتی خدمات کو سراہا۔

آخر پر خاکسار نے تمام کارکنان کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے بڑی محنت سے اس جلسہ کو کامیاب بنایا۔

اس جلسہ میں 15 جماعتوں کے نمائندگان حاضر ہوئے۔ ان کے علاوہ گاؤں کے 7 غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کے سامعین کی حاضری 825 سے زائد تھی جبکہ گزشتہ جلسہ میں حاضری 250 تھی۔

تمام قارئین سے عاجزانہ درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ جلسہ کے معاونین کو جزائے خیر دے اور جلسہ میں شامل ہونے والوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فرمودہ تمام دعاؤں کا وارث بنائے آمین

❁❁❁❁❁

نظامِ خلافت

خدا کی عطا ہے نظامِ خلافت
صراطِ ھُدیٰ ہے نظامِ خلافت
پروتی ہے بکھرے ہوؤں کو لڑی میں
ہماری بقا ہے نظامِ خلافت
ہوں تاریکیاں دُور جس سے جہاں کی
وہ شمس الضحیٰ ہے نظامِ خلافت
جو تھامے گا رسّی مضبوط خدا کی
تو اس کا عصا ہے نظامِ خلافت
ہر اک ابتلا میں جو ثابت قدم ہو
تو پھر رہ نما ہے نظامِ خلافت
کرے جو عہد اُس سے تا دم وفا کا
مجسّم وفا ہے نظامِ خلافت
دلوں کے اندھیرے اُجالوں میں بدلے
ضیاء ہی ضیاء ہے نظامِ خلافت
خلافت کے منکر نہیں جانتے یہ
کہ نورِ خدا ہے نظامِ خلافت
عطا کر اطاعت کی توفیق مولا
کہ سب سے سِوا ہے نظامِ خلافت

(عبدالحمید خلیق)

جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ کے زیر اہتمام جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: میاں مظفر احمد خالد۔ مبلغ سلسلہ ٹرینیڈاڈ)

ٹرینیڈاڈ میں امسال چار مختلف مقامات پر پیشگوئی مصلح موعودؓ کی مناسبت سے جلسے منعقد کئے گئے۔ ان میں سے پہلا جلسہ سپاریا شہر میں جو کہ خاکسار کا سینٹر ہے اور ملک کے انتہائی جنوب میں واقع ہے، مورخہ 6/ فروری 2005ء کو منعقد ہوا۔ مکرم ابراہیم بن یعقوب صاحب امیر جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ نے بھی جلسہ میں شرکت فرمائی۔

دوسرا جلسہ مورخہ 20/ فروری 2005ء کو مرکزی سطح پر میک بین مسجد رحیم میں منعقد ہوا۔

تیسرا اور چوتھا جلسہ مورخہ 27/ فروری کو فری پورٹ اور والنسیہ میں منعقد ہوا۔

ان سب جلسوں کی کارروائی تلاوت قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ سے شروع ہوئی۔ بعد میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اردو منظوم کلام میں سے چند اشعار مع انگریزی ترجمہ پیش کئے گئے۔ خاکسار اور مکرم امیر صاحب کے علاوہ بعض دیگر احباب نے بھی تقاریر کیں اور پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جن میں سے چند ایک یہ تھے۔ ''پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر''، ''حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامے''، حضرت مصلح موعودؓ کی زریں نصائح'' وغیرہ۔ مجموعی طور پر ان جلسوں میں 300 سے زائد احباب اور 20 غیر مسلم مہمان شامل ہوئے۔

قارئین کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان جلسوں کے بابرکت نتائج مترتب فرمائے۔ آمین

❁❁❁❁❁

الفضل انٹرنیشنل میں

اشتہار دے کر

اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(مینیجر)

بقیہ: دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
از صفحہ نمبر 16

مَیں نے محسوس کیا کہ یہ جماعت دیگر طبقوں سے ایک الگ جماعت ہے کیونکہ یہ خلوص دل سے لوگوں کی خدمت کر رہی ہے۔ میئر نے کہا کہ میرا علاقہ Langas ایریا کا ہے۔ یہ وہی علاقہ ہے جہاں آپ کی مسجد ہے۔ لوگوں کو جماعت سے بہت توقعات ہیں کہ جماعت ان کے لئے تعلیمی اور خصوصاً طبی میدان میں مدد کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میری درخواست ہے کہ جماعت اس میدان میں ہمارے مدد کرے۔

ڈپٹی کمشنر نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ ہمارا ایلڈوریٹ کا علاقہ سارے کینیا میں اناج وغیرہ پیدا کرنے کے لحاظ سے پہلے نمبر پر ہے۔ اس نے حضور سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ مَیں ڈپٹی کمشنر کی حیثیت سے آپ کو اس شہر میں اور اس ریجن میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ اس نے مزید کہا کہ ہر مذہب کے رہنما کا ایک ہی مقصد تھا کہ انسانیت کی خدمت۔ مَیں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ بھی انسانیت کی اسی طرح خدمت کریں کہ اس خدمت میں سب برابر شریک ہوں۔ آپ ہر ایک کی خدمت کریں۔

حضور انور نے اپنے مختصر خطاب میں ان سب کا شکریہ ادا کیا کہ لوگوں نے ہمارا بڑا اچھا استقبال کیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ کچھ کہنے کا پروگرام نہ تھا لیکن میئر اور ڈپٹی کمشنر نے مجبور کیا کہ کچھ کہوں۔ حضور نے فرمایا کہ مَیں جماعت احمدیہ کا لیڈر ہونے کی حیثیت سے آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جس طرح آپ لوگوں نے کہا ہے کہ ہم پوری انسانیت کی خدمت کریں۔ جماعت کا پہلے سے ہی یہ طریق کار ہے کہ بلاتمیز مذہب و ملّت سب کی خدمت کرتی ہے اور جماعت کی اس خدمت میں کوئی تمیز نہیں ہے۔

ہر مذہب کے پیرو اپنے مذہب کی بنیادی تعلیم کو پکڑ لیں اور ایک خدا کی عبادت کریں تو خدا کا حق بھی ادا کریں گے اور بندوں کا حق بھی بلا امتیاز ادا کریں گے۔

بعد میں کھانے کے دوران بھی حضور انور میئر اور ڈپٹی کمشنر سے گفتگو فرماتے رہے۔ اور اپنے غانا میں قیام کے دوران گندم اگانے کے بارہ میں بھی ان سے گفتگو فرمائی۔ یہ تقریب رات 10:30 بجے ختم ہوئی۔

یکم رمئی 2005ء بروز اتوار:

Srikwa Hotel کے ایک ہال میں نماز فجر کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی ہال میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔

ایلڈوریٹ میں مشن کا سنگ بنیاد

پروگرام کے مطابق آج ایلڈوریٹ (Eldorat) میں مشن ہاؤس کے سنگ بنیاد کی تقریب کے بعد Shianda اور پھر وہاں سے کسوموں کے لئے روانگی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ صبح دس بجے ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ دس منٹ کے سفر کے بعد احمدیہ مسجد ایلڈوریٹ پہنچے۔ یہاں نئی جماعت بنی ہے۔ احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ یہاں مسجد کے ساتھ ایک دفتر بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ حضور انور نے اس کا معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد مشن ہاؤس کے سنگ بنیاد کی تقریب ہوئی۔ جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مسجد کے ہی قطعہ زمین میں یہ مشن ہاؤس تعمیر کیا جا رہا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے بنیادی اینٹ نصب فرمائی۔ حضور انور کے بعد حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے اینٹ رکھی۔ پھر علی الترتیب امیر صاحب کینیا، مبلغ سلسلہ ایلڈوریٹ، ایڈیشنل وکیل التبشیر، ایڈیشنل وکیل المال، پرائیویٹ سیکرٹری، صدر جماعت ایلڈوریٹ اور وقف نو بچوں کی نمائندگی میں ایک مقامی طفل نے اینٹیں رکھیں۔

اس کے بعد ایریا چیف Mr Mayo اور مقامی جماعت کے سب سے عمر رسیدہ بزرگ مکرم موسیٰ واسے صاحب نے اینٹیں رکھیں۔ آخری اینٹ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیا نے رکھی۔

2 رمئی 2005ء بروز سوموار:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ نے احمدیہ مسجد کسوموں میں پڑھائی۔ اس مسجد کی تعمیر پچاس سال قبل ہوئی تھی۔ مسجد کے احاطہ میں بھی احمدیہ مشن ہاؤس کسوموں کی عمارت ہے اور ساتھ ہی مبلغ سلسلہ کی رہائش ہے۔

Kondele کلینک کا معائنہ

نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔ صبح دس بجے حضور انور احمدیہ میڈیکل کلینک Kondele کے معائنہ کے لئے روانہ ہوئے۔ اس میڈیکل کلینک کا آغاز چار سال قبل ہوا تھا۔ کلینک کی عمارت کو جھنڈیوں اور استقبالیہ بینرز سے سجایا گیا تھا۔ علاقہ کے قریباً تین صد افراد نے سڑک کے دونوں طرف نہایت ترتیب اور نظم و ضبط کے ساتھ کھڑے ہو کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

جب حضور انور کار سے باہر تشریف لائے تو عزیزہ سائرہ باسم باری نے حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ اس کلینک کے انچارج ڈاکٹر لئیق احمد صاحب انصاری نے اپنے سٹاف کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ استقبال کرنے والوں میں شکیل احمد شبیر صاحب بھی شامل تھے۔ یہ صاحب کسوموں کے سب سے بڑے ہسپتال New Nyanza Provincial Hospital کے بورڈ آف گورنرز کے چیئرمین ہیں اور کسوموں کے سابق میئر بھی رہے ہیں۔

کلینک کے سٹاف سے تعارف کے بعد حضور انور نے کلینک کے جملہ شعبوں کا معائنہ فرمایا۔ معائنہ کے دوران حضور انور ڈاکٹر انصاری صاحب سے مختلف مشینوں اور دیگر امور کے بارہ میں دریافت فرماتے رہے اور ساتھ ساتھ ہدایات دیتے رہے۔

یہ کلینک فی الحال ایک Out Patient کلینک ہے جس کے گردونواح میں آباد لوگوں کی اکثریت غرباء پر مشتمل ہے جو کثرت سے بیماریوں کا شکار ہیں۔ مگر غربت کی وجہ سے مناسب علاج معالجہ کی توفیق نہیں رکھتے۔ یہ کلینک ان کو بہت کم قیمت پر اور عام طور پر مفت علاج کی سہولت بھی مہیا کرتا ہے۔

معائنہ کے دوران حضور انور شکیل شبیر صاحب سے اس علاقہ میں صحت سے متعلق مختلف پہلوؤں اور اس سلسلہ میں سرکاری ہسپتال کے ساتھ تعاون پر گفتگو فرماتے رہے۔ حضور انور نے ECG، الٹرا ساؤنڈ اور کچھ دیگر آلات کے استعمال کے لئے مناسب ٹریننگ پر زور دیا تا کہ اس سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکے۔ حضور نے فرمایا کہ بڑی عمارت سے کوئی ادارہ بڑا نہیں کہلاتا بلکہ اپنی سروسز سے بڑا بنتا ہے۔

لیبارٹری کے معائنہ کے دوران حضور انور نے لیبارٹری ٹیکنیشن سے اس کی Qualification کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ نیز پوچھا کہ یہاں کون کون سے Tests ہوتے ہیں۔

حضور انور کلینک میں ڈینٹل سرجری والے حصہ میں بھی تشریف لے گئے اور وہاں موجود مختلف مشینوں کے بارہ میں دریافت فرمایا اور معلومات حاصل کیں۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ سرکاری ہسپتال سے ڈینٹسٹ آ کر پارٹ ٹائم کام کرتے ہیں۔ حضور نے ڈینٹل سروسز کو بہتر بنانے کی ہدایت فرمائی۔ حضور انور نے یہ بھی فرمایا کہ پرانی مشینیں عموماً نئی مشینوں کے مقابل پر زیادہ مضبوط اور دیرپا ہوتی ہیں۔ حضور انور نے کلینک میں صفائی کے معیار کی تعریف کی۔

کلینک کے دیگر حصّوں کے معائنہ کے بعد حضور انور ڈاکٹر روم میں تشریف فرما ہوئے اور سرکاری ہسپتال کے چیئرمین سے شعبہ صحت سے متعلق مختلف امور پر تفصیل سے گفتگو فرمائی۔ خصوصاً انتقال خون اور ایڈز سے متعلق چیئرمین موصوف نے بتایا کہ سرکاری ہسپتال میں ایک موبائل کلینک یونٹ بیکار پڑا ہے جو ہماری جماعت کی طرف سے میڈیکل کیمپس لگانے کے لئے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے اور کیمپس لگانے چاہئیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے اس ریجن کے پچاس خدام کو عطیات خون پیش کرنے چاہئیں۔

آخر پر حضور انور نے وزیٹر بک پر درج ذیل ریمارکس رقم فرمائے:

"May Allah reward Dr Ansari for his services to the poor people of this area. Allah help him to continue with the same Overall standard of spirit. Ameen. cleanliness and tidiness of the hospital is realy commendable".

احمدیہ کلینک کے تفصیلی معائنہ کے بعد حضور انور نے گورنمنٹ ہسپتال کے چیئرمین شکیل احمد شبیر صاحب کی درخواست پر ان کے ہسپتال میں امریکہ کے CDC کے تعاون سے قائم شدہ تحقیقی یونٹ ''میڈیکل ریسرچ سنٹر'' کا معائنہ فرمایا۔ حضور نے Regional Blood Transfusion Centre, Kisumu اور Nyanza Provincial General Hospital کا بھی راؤنڈ فرمایا۔

احمدیہ مسجد Banja کا افتتاح

اس کے بعد حضور انور احمدیہ مسجد بانجا (Banja) کے افتتاح کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ جگہ کسوموں شہر سے تقریباً 30 کلومیٹر کے فاصلہ پر 'سرے گمبوگی' روڈ پر واقع ہے۔ یہاں چند سال قبل جماعت قائم ہوئی تھی اور ایک کرایہ کی عمارت میں سنٹر قائم کیا گیا تھا۔ اب جماعت کو یہاں اپنی مسجد بنانے کی توفیق ملی ہے۔ اکتوبر 2004ء میں مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہوا جو فروری 2005ء میں مکمل ہوا۔

حضور انور ساڑھے گیارہ بجے یہاں پہنچے تو کسومو ریجن کے مبلغ انچارج نے احباب جماعت اور دیگر معززین علاقہ اور چیف واسسٹنٹ چیف کے ہمراہ حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔ اس وقت بچے اور بچیاں اور مستورات عربی، لوکل زبان اور اردو زبان میں استقبالیہ نغمات پڑھ رہی تھیں اور نعرہ ہائے تکبیر بلند ہو رہے تھے۔ شہروں سے دور سرسبز وشاداب وادیوں میں آباد اس گاؤں کے مکین آج بیحد خوش تھے۔ آج ان کا پیارا آقا خود چل کر ان کے پاس پہنچا تھا۔ وہ خوشی و مسرت سے جھوم رہے تھے۔ اور مسلسل نعرے بلند کر رہے تھے۔

حضور انور نے احباب جماعت اور آنے والے مہمانوں کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد حضور انور معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور انور نے مسجد کی سیلنگ لگانے اور اندر سے بھی رنگ و روغن کرنے کا ارشاد فرمایا۔ حضور انور نے بجلی کی وائرنگ دیکھ کر فرمایا کہ یہاں سولر ہے یا بجلی کا باقاعدہ کنکشن ہے۔ اس پر حضور انور کو بتایا گیا کہ بجلی کے کنکشن کی منظوری ہو چکی ہے۔ انشاء اللہ جلد مل جائے گا۔ اس کے بعد حضور نے مسجد کی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ یہاں معلم کی رہائش اور دفتر پہلے سے ہی موجود ہے۔

بعد ازاں حضور انور نے اس موقع پر موجود بچوں اور بچیوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔ گاؤں کے بعض دوسرے غیر از جماعت بچے بھی اس موقع پر آ گئے۔ حضور انور نے ان میں بھی چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور کا قافلہ اسی علاقہ میں آباد ایک دوسری جماعت جبروک (Jebrok) کے لئے روانہ ہوا۔ جبروک میں جماعت احمدیہ کا قیام تین سال قبل ہوا۔ یہاں اکثریت سنّی مسلمانوں میں سے جماعت میں داخل ہوئی ہے۔ یہ قصبہ کسوموں شہر سے قریباً 15 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ بانجا (Banja) جانے والی سڑک کے کنارے واقع ہے یہاں گزشتہ سال مسجد کے لئے پلاٹ خریدا گیا تھا۔ یہاں مسجد کے ساتھ مشن ہاؤس کی تعمیر کا پروگرام بھی ہے۔

یہاں کے احمدی احباب حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔ جونہی حضور انور کی گاڑی اس جگہ پہنچی احباب نے والہانہ انداز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور بچوں اور عورتوں نے استقبالیہ نغمات بلند آواز میں پڑھنا شروع کئے۔ ہر طرف سے اھلاً وسھلاً مرحبا کی آوازیں آ رہی تھیں۔ حضور انور نے ہاتھ ہلا کر ان کے نعروں کا جواب دیا اور پھر حضور انور نے اینٹ منگوا کر دعا کی۔ یہ اینٹ مسجد کی بنیاد میں نصب کی جائے گی۔ حضور انور کے دریافت کرنے پر کہ مسجد کب تعمیر ہو گی۔ اس ریجن کے مبلغ نے بتایا کہ اس کی تعمیر جلد شروع کر دیں گے۔ اس کے بعد حضور انور نے بچوں میں چاکلیٹ اور شیرینی تقسیم فرمائی اور یہاں اس پروگرام

کی تکمیل کے بعد واپس کسوموں ہوٹل میں تشریف لے آئے۔

پروگرام کے مطابق یہاں سے پونے ایک بجے حضور انور براستہ کریچو (Kiricho) واپس نیروبی کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ سارا علاقہ سرسبز و شاداب ہے اور سڑک پہاڑوں کے درمیان مختلف وادیوں میں بل کھاتی ہوئی جاتی ہے۔ دو بج کر 40 منٹ پر حضور انور کریچو پہنچے۔ یہ نہایت ہی خوبصورت اور قابل دید علاقہ دل لبھانے والے قدرتی مناظر پر مشتمل ہے۔ اس علاقہ میں میل ہا میل تک چائے کے باغات پھیلے ہوئے ہیں۔ سفر کرتے ہوئے جہاں تک نظر پڑتی ہے چائے کے پودے ہی نظر آتے ہیں۔ دنیا بھر میں یہ علاقہ چائے کے لئے مشہور ہے۔ اس علاقہ کو Tea Land کہا جاتا ہے۔

یہاں Tea Hotel میں جماعت نے ظہر و عصر کی نمازوں کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ حضور انور نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ حضور انور نے امیر صاحب کینیا کو ہدایت فرمائی کہ اس علاقہ میں جماعت قائم کریں۔ MTA کی ٹیم نے بھی حضور انور کی ہدایت پر اس خوبصورت علاقہ کی فلم بندی کی۔

دوپہر کے کھانے کے بعد تین بج کر 40 منٹ پر یہاں سے نیروبی کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً اڑھائی گھنٹہ کے سفر کے بعد راستہ میں نکورو جھیل کے کنارے ایک ہوٹل میں کچھ دیر قیام کرنے کے بعد آگے نیروبی کے لئے سفر جاری رہا۔ پولیس کی گاڑیوں نے اس سارے سفر میں escort کیا۔ رات پونے نو بجے احمدیہ مشن ہاؤس نیروبی آمد ہوئی۔ جب حضور انور گاڑی سے اترے تو مشن میں موجود احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ بچوں اور بچیوں کا گروپ خوبصورت لباس میں ملبوس استقبالیہ نغمے پڑھ رہا تھا۔ حضور انور نے ہاتھ ہلا کر سب کو السلام علیکم کہا اور ان کے نعروں کا جواب دیا۔ نو بجے حضور انور نے نیروبی کی مسجد میں نماز مغرب و عشاء پڑھائیں اور اس کے بعد حضور انور رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

3 رمئی 2005ء بروز منگل:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیہ مسجد نیروبی میں پڑھائی۔ صبح حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کینیا کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق دس بجے صبح مجلس خدام الاحمدیہ کینیا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد مجلس عاملہ کے ممبران کا تعارف شروع ہوا۔ اس ملک میں صدر کو چیئر مین کہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے ہدایت فرمائی کہ ٹرمینالوجی وہی استعمال ہوگی جو کانسٹی ٹیوشن میں ہے۔ صدر، صدر ہوگا۔ اگر کسی وجہ سے چیئر مین لکھنا ہے تو ساتھ بریکٹ میں لکھیں۔ اسی طرح جو صوبائی / ریجنل قائد ہیں وہ قائد علاقہ کہلائیں گے۔ پھر ضلع کی مجالس میں لوکل قائد ہیں۔ پھر آگے حلقہ جات میں زعیم ہوتے ہیں اور پھر ان کے تحت سائقین کا نظام ہے۔ حضور انور نے بڑی تفصیل کے ساتھ خدام الاحمدیہ کا یہ سارا نظام ان کو سمجھایا۔

صدر صاحب نے بتایا کہ تین صد سے زائد جماعتوں میں قائدین موجود ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو جماعتی نظام ہے اس کے تحت جماعتیں ہونی چاہئیں لیکن ذیلی تنظیموں میں جماعتوں کی بجائے ''مجالس'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے اس لئے آئندہ سے مجالس کا لفظ استعمال کریں۔

حضور نے فرمایا کہ معتمد کا یہ کام ہے کہ دفتر کا انتظام سنبھالنا ہے۔ دوسرے معنوں میں اس کا کام جنرل سیکرٹری کا ہے۔ فرمایا: روزمرہ کا کام کرنا، مجالس سے ماہانہ رپورٹس لینا، ان کو بار بار یاددہانی کروانا اور ہر کام کو Up date رکھنا یہ معتمد کی ذمہ داری ہے۔ حضور انور نے بڑی تفصیل کے ساتھ معتمد کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ صدر / معتمد اور سب مہتممین کا مجالس کے قائدین سے ذاتی رابطہ ہونا چاہئے۔ جب تک آپ کا رابطہ گراس رُوٹ لیول پر نہ ہو اور آپ کو صورتحال کا پوری طرح علم نہ ہو آپ کوئی پروگرام بنا نہیں سکتے، کوئی فیصلہ کر نہیں سکتے۔

حضور نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کو توجہ دلائی کہ آپ براہ راست خلیفۃ المسیح کو رپورٹ دینے کے پابند ہیں۔ ذیلی تنظیمیں براہ راست خلیفۃ المسیح کے ماتحت ہیں۔ آپ کی طرف سے ماہانہ رپورٹ آنی چاہئے۔ یہ نہیں کہ اکٹھی دو چار ماہ کی یا اکٹھی سال کی رپورٹ بھجوا دی۔ یہ طریق غلط ہے۔ فرمایا رپورٹس میں نمازوں کے بارہ میں، چندہ کے بارہ میں، قرآن کریم ناظرہ، ترجمہ پڑھنے کے لحاظ سے اور دوسرے تعلیمی و تربیتی پروگراموں اور اجلاسات کا ذکر ہونا چاہئے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ہر قائد کو علم ہونا چاہئے کہ اس کے تحت کتنے خدام ہیں اور کہاں رہ رہے ہیں۔ اس کی اپنی تجنید ہر لحاظ سے مکمل ہونی چاہئے۔

صدر صاحب نے بتایا کہ پہلے بارہ ریجن میں خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہوتا ہے پھر سالانہ اجتماع ہوتا ہے۔ اس پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ کیا آپ کے اجتماعات میں نئے چہرے شامل ہوتے ہیں؟ یہ جائزہ لیا کریں کہ ہر اجتماع میں کتنے لوگ آئے ہیں۔ اپنے اجتماعات میں نو مبایع خدام کو شامل کریں۔

پھر حضور انور نے ماہانہ میٹنگ کے بارہ میں دریافت فرمایا اور اس بارہ میں ان کو توجہ دلائی۔

حضور انور نے صدر صاحب کو فرمایا: آپ اپنے نائب صدر کے سپرد خاص کام کریں کہ وہ تمام مجالس سے ماہانہ رپورٹس اکٹھی کریں اور وہ اس کے ذمہ دار ہوں۔ معتمد کے ذریعہ خطوط لکھوائیں اور بار بار یاددہانی کروائیں۔

حضور انور نے مجلس خدام الاحمدیہ کے چندوں کا بھی تفصیل سے جائزہ لیا اور فرمایا کہ خدام کو مالی نظام میں شامل کرنا بے حد ضروری ہے اور اس کے لئے بہت محنت کی ضرورت ہے۔ اس لحاظ سے تو آپ کی کوشش کا ابھی آغاز ہوا ہے۔ فرمایا کہ اس بارہ میں مجالس کو مہتمم مال کی طرف سے بار بار یاددہانی کے خطوط جانے چاہئیں۔ حضور انور نے ان کے بجٹ کا تفصیلی جائزہ لیا اور فرمایا کہ آپ کی اس طرح رپورٹ تیار ہونی چاہئے کہ کمانے والے ممبرز کتنے ہیں اور کتنے ہیں جو طلباء ہیں۔ اور کتنے ایسے ہیں جو کمانے والے نہیں ہیں۔ فرمایا سارے ملک میں سے یہ Data اکٹھا کریں۔ اگر آپ باقاعدہ سنجیدگی سے کام کریں گے اور اس کام کے لئے وقت دیں گے تو آپ کا چندہ بہت بڑھ سکتا ہے۔

حضور نے مہتمم تبلیغ کو ہدایت فرمائی کہ آپ سارے ملک کے لئے مہتمم تبلیغ ہیں اس لئے صرف کسی ایک شہر میں تبلیغی پروگرام نہیں بنانے بلکہ سارے ملک میں بنائیں۔ اس بارہ میں سب قائدین مجالس کو Active کریں اور مسلسل رابطے رکھیں اور رپورٹس لیں اور خود بھی دورہ پر جائیں۔ ذاتی رابطہ رکھیں تو بہتر کام ہوگا۔

حضور انور نے مہتمم اشاعت کو جو خدام الاحمدیہ کا ماہانہ رسالہ ''خادم'' نکالتے ہیں ہدایت فرمائی کہ اپنے رسالہ کا آغاز قرآن کریم کی آیت اور اس کا ترجمہ اور تشریح سے کریں۔ پھر اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ ترجمہ اور تشریح کے ساتھ درج کریں اور اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی اقتباس دیا جائے۔ اس کے بعد خلیفۂ وقت کے خطبہ جمعہ، تقاریر سے کوئی حصہ لیا کریں۔ فرمایا: مشعل راہ سے بھی اقتباس لے کر شائع کیا کریں۔

مہتمم صنعت و تجارت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ایسے خدام کی فہرست تیار کریں جو بیکار ہیں اور گھروں میں بیٹھے ہیں۔ ان کو کام میں Involve کریں۔ کوشش کر کے ان کو کسی کام پر لگائیں۔ یہ نوجوان فارمنگ شروع کریں اور مختلف نوعیت کے کام کریں۔ اس غرض کے لئے آپ کے بجٹ میں کچھ رقم مخصوص ہو۔ اور یہ پروگرام ہو کہ بیکار خدام کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا ہے۔ بیکاری ختم کئے بغیر آپ اپنے ملک کو اس لیول پر نہیں لا سکتے کہ آپ Independent ہو سکیں۔ امیر، امیر تر ہو رہا ہے اور غریب، غربت میں بڑھتا جا رہا ہے۔ آپس میں فاصلے بڑھ رہے ہیں اس لئے آپ کو اس سلسلہ میں بہت محنت کرنا ہوگی۔

مہتمم اطفال کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ بچوں کی تربیت کی طرف بہت توجہ دیں۔ جلسہ پر بچے آئے تھے لیکن نمازوں میں ان کی حالت ایسی نہیں تھی جو احمدیوں والی ہوتی ہے اس لئے ان کو نماز سکھائیں اور باقاعدہ تربیت کریں اور اطفال کی تنظیم کا حصہ بنائیں۔ فرمایا اطفال کی تربیت پر بہت زیادہ توجہ دیں۔

شعبہ تعلیم و تربیت کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ دونوں شعبے علیحدہ علیحدہ ہیں اس لئے ان کے علیحدہ علیحدہ مہتمم ہونے چاہئیں۔ حضور انور نے تعلیمی کلاسز، قرآن کریم کی کلاسز اور پھر نصاب مقرر کر کے امتحان لینے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور نے فرمایا امتحان میں مجلس عاملہ کے تمام ممبران شامل ہوں۔

تربیت کے حوالہ سے ہی حضور نے فرمایا کہ باقاعدہ سب مجالس میں تربیتی کلاسز ہونی چاہئیں۔ خدام کو قرآن کریم پڑھنا سکھایا جائے۔ نماز، اس کا ترجمہ سکھایا جائے۔ دینی معلومات کا علم ہو۔ نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ ہو۔ فرمایا اپنی تربیتی کلاسز میں مبلغین اور معلمین سے مدد لیا کریں۔

حضور انور نے مہتمم تجنید کو ہدایت فرمائی کہ اپنی تجنید مکمل کریں۔ اس سلسلہ میں بار بار قائدین کو یاددہانی کروائیں۔ تجنید کی تکمیل کے لئے مبلغین، معلمین اور مستعد قائدین سے رابطہ کر کے ان کی بھی مدد لیں۔ یہ Remote ایریا میں جائیں اور Data اکٹھا کریں۔

شعبہ وقار عمل کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ تمام مجالس سے وقار عمل کی رپورٹ لیا کریں۔ مساجد اور اس کے اردگرد کے علاقہ میں صفائی ہو۔ دیہاتوں میں گلیوں کو بھی صاف کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں بھی اس بارہ میں ہدایات دی تھیں۔ فرمایا سب مجالس میں وقار عمل ہونے چاہئیں اور اس کی باقاعدہ رپورٹ لیا کریں۔

مہتمم صحت جسمانی کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ تمام مجالس میں خدام کے لئے سہولیات حاصل ہوں۔ ہر مجلس کے خدام کے لئے کھیلوں کے پروگرام بنائیں اور پھر باقاعدہ اس کی رپورٹ کریں۔

حضور انور نے فرمایا: مہتمم عمومی کے لئے کسی ایسے خادم کو مقرر کریں جو اس کام کے لئے موزوں اور مناسب ہو۔ فرمایا: ڈیوٹی لگانا، سیکورٹی کا انتظام کرنا، جلسہ سالانہ پر سیکورٹی ڈیوٹیز اور ایمرجنسی وغیرہ یہ سب شعبہ عمومی کے کام ہیں۔

حضور انور نے مہتمم امور طلباء اور مہتمم تحریک جدید مقرر کرنے کی بھی ہدایت فرمائی اور ان کے شعبوں اور کام کے بارہ میں تفصیل سے سمجھایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اطفال الاحمدیہ کو وقف جدید کے نظام میں شامل کرنا یہ مہتمم اطفال الاحمدیہ کا کام ہے۔ انہیں چاہئے کہ اس کا انتظام کریں اور اطفال کو چندہ وقف جدید کے نظام میں شامل کریں۔

حضور انور نے مجلس عاملہ کے ممبران کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اب پروگرام بنائیں اور مستعدی سے کام کریں۔ گزشتہ عرصہ میں جو کمیاں، خامیاں رہ گئی ہیں ان کو سامنے رکھیں اور دور کریں۔ اور اپنے کام کی باقاعدہ ہر ماہ مجھے رپورٹ بھجوائیں۔ حضور نے فرمایا کہ سکیم بنا کر کام ختم نہیں ہو جاتا بلکہ اس پر عملدرآمد کروانا ہوتا ہے۔ اور وہ بھی معیّن مدّت کے اندر جو اس غرض کے لئے مقرر کی گئی ہے۔

حضور نے فرمایا: آپ اپنے سب قائدین کو Active کریں تو پھر آپ کا جو ٹارگٹ ہوگا وہ آپ حاصل کر لیں گے۔ اگر آپ کے قائدین گراس روٹ لیول سے Active نہ ہوں تو پھر آپ سب کچھ ضائع کر دیں گے۔ اس لئے سائقین سے لے کر اوپر تک اپنے نظام کو مستعد اور مضبوط کریں اور فعّال بنائیں۔

آخر پر حضور انور نے ممبران مجلس عاملہ کو خدام الاحمدیہ تنظیم کے اغراض و مقاصد کے بارہ میں تفصیل سے بتایا۔ حضور نے فرمایا کہ اگر جماعتی نظام بھی مضبوط اور مستحکم ہو اور ذیلی تنظیمیں بھی مستعد اور فعال ہوں تو پھر جماعت کی ترقی غیر معمولی رفتار سے ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز۔

Glebe Travels

Special Offers

Khi - Isb - Lhe

£320 £360 £360

Dubai Package

4*5nts - £475 pp

t: 0208 336 0794

m: 07765 32 46 01

(All prices are subject to availibity

گیارہ بج کر 55 منٹ پر یہ میٹنگ ختم ہوئی۔ آخر پر مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کینیا کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کے ساتھ میٹنگ

12:55 منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کینیا کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے باری باری تمام شعبوں کے کام کا جائزہ لیا اور آئندہ کے پروگراموں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے ہر شعبہ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے ہر شعبہ کے بارہ میں تفصیل سے جائزہ لے کر ہدایات سے نوازا۔

لجنہ کی میٹنگ 1:30 بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد حضور انور نے مسجد احمدیہ نیروبی میں نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کے ساتھ میٹنگ

3:35 منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ اس کے بعد مجلس عاملہ کے ممبران کے شعبوں اور ان کے کام کا تفصیل سے جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔

صدر مجلس انصار اللہ کے انتخاب کے طریق کار کے بارہ میں حضور انور نے ان کو سمجھایا اور تفصیل کے ساتھ ان کو بتایا کہ کس طرح صدر کا انتخاب ہوتا ہے۔ حضور نے ہدایت فرمائی کہ اپنی رپورٹس میں جماعتوں کی بجائے مجالس کا لفظ استعمال کیا کریں۔ حضور انور نے قائد عمومی کو ہدایت فرمائی کہ تمام مجالس سے رابطہ رکھنا، یاددہانیاں کروانا اور ان سے ماہانہ رپورٹس کا حصول اس شعبہ کی ذمہ داری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مجلس انصار اللہ براہ راست خلیفۃ المسیح کے ماتحت ہے اس لئے آپ نے مجلس عاملہ انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹ باقاعدگی سے خلیفۃ المسیح کو بھجوانی ہے۔ فرمایا رپورٹ باقاعدگی سے ہر ماہ بھجوائیں۔ یہ نہیں کہ چند ماہ کی اکٹھی بھجوادی یا سال کے بعد بھجوادی۔ یہ طریق درست نہیں ہے۔

حضور انور نے تمام قائدین کو ہدایت فرمائی کہ اپنے اپنے شعبوں میں فعّال اور مستعد ہوں اور اپنی مجالس سے باقاعدہ اپنے اپنے شعبوں کے بارہ میں رپورٹس حاصل کریں، ان کو یاددہانی کروائیں۔ فرمایا: مبلغین/معلمین سے بھی مدد لیں۔ حضور نے فرمایا کہ گراس روٹ سے کام شروع کریں۔

حضور انور نے چندوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ ہر ایک ناصر کو چندہ کے نظام میں شامل کریں۔ جو غریب ہیں وہ بھی نظام میں شامل ہوں خواہ وہ آپ کے مقررہ ریٹ کے مطابق نہ بھی دیں۔ جو بھی دے سکیں ان سے لیا جائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے مجلس کا بجٹ اور تمام ضروریات خود پوری کرنی ہیں۔

حضور انور نے قائد تبلیغ کو ہدایت فرمائی کہ آپ کی جو 360 مجالس ہیں ان سب میں تبلیغی پلان بنائیں۔ یاددہانی کے خطوط بھیجیں اور یاددہانی کرواتے رہیں جب تک کہ اپنا مقصد حاصل نہ کرلیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اپنے سالانہ اجتماع پر اچھی مجالس کو سندات خوشنودی اور جو مجلس اول آئے اس کو علَمِ انعامی دیا جائے۔ حضور انور نے قائد تعلیم کو ہدایت فرمائی کہ جو بالکل اَن پڑھ ہیں ان کو قرآن کریم ناظرہ پڑھائیں۔ صرف نیروبی ریجن میں آپ نے کوشش نہیں کرنی بلکہ سارے ملک میں یہ انتظام کرنا ہے۔

حضور انور نے قائد تحریک جدید کو ہدایت فرمائی کہ انصار کو تحریک جدید کے نظام میں شامل کریں۔ غرباء کو بھی شامل کریں خواہ وہ ایک شلنگ چندہ دیں۔ اسی طرح حضور انور نے قائد وقف جدید کو بھی ہدایت فرمائی کہ اپنے چندہ کے نظام کو منظّم کریں اور باقاعدہ فہرستیں بنائیں اور اپنے ممبران کو چندہ کے نظام میں شامل کریں۔

حضور انور نے قائد تجنید کو فرمایا کہ آپ تمام مجالس سے اپنی تجنید مکمل کریں۔ ممبران کی فہرستیں تیار ہوں جس میں ان کا نام، والد کا نام، پروفیشن، تعلیم وغیرہ کا ذکر ہو۔ فرمایا اپنی تجنید مکمل کرکے رپورٹ بھجوائیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ نائب صدر انصار اللہ کی عمر 47 سال سے زائد نہیں ہونی چاہئے۔

حضور نے قائد ایثار کو فرمایا کہ آپ غریب، ضرورتمند لوگوں کی مدد خدمت خلق فنڈ کے ذریعہ کرسکتے ہیں۔ ہسپتالوں کی مدد سے Rural Area میں میڈیکل کیمپ لگاسکتے ہیں جہاں علاج کی سہولت نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ غرباء اور ضرورتمند لوگوں کی امداد اور میڈیکل کیمپ لگانے کا پروگرام، یہ دو مقاصد آپ حاصل کرلیں تو یہ آپ کے لئے بہت ہے۔ ان دونوں پر توجہ دیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہومیوپیتھی کیمپ بھی لگائے جاسکتے ہیں۔

حضور نے قائد تربیت کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ اس بات کی کوشش کریں کہ ہر ناصر پانچ نمازیں ادا کرے، نماز باجماعت ادا کرے، نماز جمعہ میں باقاعدہ شامل ہو۔ خلیفۃ المسیح کے خطبات کو باقاعدہ سنیں۔ جو ناظرہ قرآن کریم پڑھ سکتے ہیں وہ تلاوت قرآن کریم روزانہ باقاعدہ کریں۔ کم ازکم دو رکوع کی تلاوت کریں۔ جو قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہیں جانتے ان کے لئے سپیشل درس کا پروگرام ہو۔ ان کے لئے جو اچھی آواز میں پڑھنے والا ہے دو رکوع کی تلاوت کردے۔

حضور انور نے فرمایا کہ نائب صدر اوّل کو سپیشل ڈیوٹی ''ایڈیشنل قائد تربیت نومبایعین'' کی دیں۔ یہ سب نومبایعین کی لسٹ بنائیں، کلاسز لگائیں، ان کو ٹرینڈ کریں، نظام میں شامل کریں، اپنے اجتماعات میں شامل کریں۔ آخر پر حضور انور نے فرمایا: اب مستعد ہوکر کام کریں اور اپنی خامیاں دور کریں۔

پانچ بجے یہ میٹنگ اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد مجلس عاملہ انصار اللہ کینیا کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

ہمسایہ ممالک سے آنے والے وفود کی حضور انور سے ملاقات

سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ایتھوپیا، صومالیہ، جبوتی اور اریٹیریا سے آنے والے وفود نے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے باری باری ان وفود سے ان کے حالات، ان ممالک کے جماعتی حالات، وہاں قائم ہونے والی جماعتوں اور تبلیغ و تربیت کے پروگراموں کے بارہ میں دریافت فرمایا اور سارے امور کا تفصیل سے جائزہ لیا۔

حضور انور نے فرداً فرداً ان احباب سے جو جلسہ سالانہ کینیا میں شامل ہوئے ان کے تأثرات دریافت فرمائے۔ سبھی ممبران نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور بتایا کہ ہم نے یہاں آکر اور جلسہ میں شامل ہوکر بہت کچھ سیکھا ہے اور استفادہ کیا ہے۔ ہم نے دینی باتیں سیکھی ہیں۔ ایتھوپیا کے وفد نے کہا کہ اب ہم واپس جائیں گے تو احمدیت کا پیغام پہنچائیں گے۔

ایتھوپیا کے ایک علاقہ کے چیف بھی آئے ہوئے تھے انہوں نے درخواست کی میرے علاقہ میں چار ہزار احمدیوں پر مشتمل جماعت قائم ہے۔ ہمارے علاقہ میں مسجد تعمیر کی جائے۔ حضور انور نے ان سے مسجد کی تعمیر کے تعلق میں مختلف امور دریافت فرمائے اور امیر صاحب کینیا کو ہدایت فرمائی کہ کینیا سے اپنا نمائندہ بھجوائیں جو وہاں جاکر مسجد کی تعمیر اور اخراجات کا جائزہ لے اور ان کی ضروریات کا بھی جائزہ لے۔ حضور انور نے فرمایا انشاء اللہ اس سال آپ کے علاقہ میں مسجد بنے گی۔

یتامیٰ کا ذکر آنے پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ان کی باقاعدہ فہرست تیار کرکے بھجوائیں۔ ان کی عمریں بھی درج کریں۔ جو بچے پڑھ رہے ہیں ان کی تعلیم و تدریس کا بھی اندراج ہو۔ حضور نے کینیا کے ان معلمین کو جو ایتھوپیا کے مختلف علاقوں میں کام کررہے ہیں ہدایت فرمائی کہ آپ اس چیف کے علاقہ میں بھی جائیں اور وہاں حالات کا جائزہ لیں۔ جماعتوں کی ضروریات کا جائزہ لیں اور اپنی رپورٹ بھیجیں۔ حضور نے ایتھوپیا کے وفد کو فرمایا کہ آپ وہاں بڑی جماعتیں بنائیں مَیں انشاء اللہ خود وہاں کا دورہ کروں گا۔ حضور نے فرمایا آپ ایتھوپیا میں بھی اپنا جلسہ سالانہ کریں اور اس میں کم ازکم ایک لاکھ لوگ شامل ہوں۔

صومالیہ سے ایک احمدی خاتون بھی وفد میں شامل تھی۔ حضور انور نے اس خاتون سے مخاطب ہوئے ہوئے فرمایا کہ آپ نے اپنے بچوں کو تعلیم کے بغیر نہیں چھوڑنا۔ ہر احمدی بچہ سکول جائے اور تعلیم حاصل کرے۔ غربت اور مالی کمی کی وجہ سے کوئی بچہ تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔

ایتھوپیا کے وفد میں بھی ایک احمدی خاتون شامل تھیں۔ حضور انور نے ان سے فرمایا کہ جب آپ واپس جائیں تو اپنے علاقہ میں احمدیت کا پیغام پہنچاتی رہیں۔ اس نے خود بھی اس بات کا وعدہ کیا کہ واپس جاکر احمدیت کا پیغام پہنچائے گی۔

جبوتی سے آنے والے ممبر سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے ٹاؤن میں کتنے احمدی ہیں۔ اس نے بتایا کہ دو ہزار احمدی ہیں۔ حضور انور کے دریافت کرنے پر اس نے بتایا کہ اس ٹاؤن کی کل آبادی 7 ہزار ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا باقی پانچ ہزار کو بھی احمدی بنائیں۔

ملک اریٹیریا سے آنے والے نمائندہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے ٹاؤن میں کتنے احمدی ہیں۔ اس نے بتایا کہ پندرہ صد احمدی ہیں۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا نمازوں اور نماز جمعہ میں شامل ہوتے ہیں۔ نمائندہ نے بتایا کہ باقاعدہ نماز جمعہ ہوتی ہے اور احباب اس میں شامل ہوتے ہیں۔

ملک صومالیہ سے آنے والے ایک ممبر جماعت نے بتایا کہ میرے گاؤں میں چار صد احمدی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ واپس جائیں، تبلیغ کریں اور اس تعداد کو چار ہزار بنائیں۔ پھر انشاء اللہ مسجد بنائیں گے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایتھوپیا سے آنے والے وفد کو فرمایا کہ ایتھوپیا کا ملک آنحضرت ﷺ کو بڑا پسند تھا۔ حضور انور نے صحابہ کرامؓ کی ایتھوپیا ہجرت، بادشاہ نجاشی کا ان کو پناہ دینا اور نجاشی کا اسلام قبول کرنا اور آنحضرت ﷺ کا نجاشی کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کے بارہ میں اس وفد کو تفصیل کے ساتھ بتایا۔ اور فرمایا کہ ایتھوپیا کی اسلام میں ایک بہت بڑی اہمیت ہے۔

حضور نے وفد کو تاکید فرمائی کہ اب واپس جاکر احمدیت کا پیغام پہنچائیں۔ آنحضرت ﷺ نے آنے والے مسیح و مہدی کی بیعت کرنے اور اسے قبول کرنے کی تاکید فرمائی تھی۔ پس آپ آنحضرت ﷺ کی اس پیشگوئی کو لے کر نکلیں اور دوسرے لوگوں کو جماعت میں داخل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق بخشے۔ حضور انور نے اس وفد میں موجود بچوں کو چاکلیٹ بھی تقسیم کئے۔

سوا چھ بجے ان وفود کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام اختتام کو پہنچا۔ اس کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لے گئے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ جس کے بعد فیملی ملاقاتیں ہوئیں۔ کینیا کی 12 فیملیز نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

7:30 بجے حضور انور نے مسجد احمدیہ نیروبی میں نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور مع ممبران قافلہ جماعت کے ایک پرانے مخلص احمدی دوست مکرم عبدالمنان قریشی صاحب کے گھر رات کے کھانے پر تشریف لے گئے اور پونے دس بجے وہاں سے واپس مشن ہاؤس تشریف لے آئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کردیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کرلیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنے AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ۔

(مینجر)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL U.K.

"الفضل ڈائجسٹ" کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

محترم چودھری منظور احمد منیر چیمہ صاحب

ہفت روزہ "بدر" قادیان 16 نومبر 2004ء میں مکرم حکیم چوہدری بدرالدین عامل بھٹہ نے چند درویشانِ قادیان کا مختصر ذکر خیر تحریر کیا ہے۔

محترم چودھری منظور احمد منیر چیمہ صاحب

آپ ۱۵/نومبر ۱۹۴۷ء کو قادیان میں ٹھہرنے والے ابتدائی 313 درویشان میں سے تھے۔ بنیادی طور پر آپ کا گھرانہ "ستارپور چیمہ" ضلع سیالکوٹ کا رہنے والا تھا۔ بعد میں آپ کے والد چوہدری غلام قادر صاحب ضلع سیالکوٹ والی زمین فروخت کر کے بہاولپور میں زمین خرید کر وہاں منتقل ہوگئے۔ 1947ء کے پُرآشوب دَور میں جب ایک سرکلر کے ذریعہ بیرونی جماعتوں سے خدام کو بلایا گیا تو مکرم چوہدری غلام قادر صاحب نے اپنے سب بیٹوں کو بلا کر پوچھا کہ قادیان میں خدمت کی سعادت کون حاصل کرے گا۔ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب منیر نے کہا کہ میں سب سے بڑا ہوں اس لئے پہلے میں ہی جاؤں گا (ابتداء میں خیال تھا کہ خدام دو دو ماہ کیلئے آیا کریں اور تبدیل ہوتے رہیں) چنانچہ آپ قادیان حاضر ہوگئے۔ نومبر ۱۹۴۷ء کے وسط تک قادیان سے جانے والے چلے گئے۔ پھر تین سال گزر گئے تب سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ارشاد فرمایا کہ اب قادیان کو محض آباد رکھنے کا مرحلہ گزر گیا ہے، اب قادیان کو فعال مرکز بنائیں، دفاتر کی تنظیم نو کریں، جو درویش مجرد ہیں وہ شادیاں کرلیں اور جن کے اہل و عیال پاکستان میں ہیں وہ قادیان بھجوادیئے جائیں۔ چنانچہ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب منیر کے اہل و عیال بھی پاکستان قادیان آگئے۔

دفاتر کی تنظیم نو میں مکرم چوہدری منظور احمد صاحب منیر کو نظارت امور عامہ میں نائب مُحتسب کی خدمت ملی جس پر آپ کئی سال تک قائم رہے۔ ابتداء میں عہدے تو درویشان کے مختلف ہوتے تھے مگر گزارہ سب کو حسب سابق ہی ملتا تھا۔ چند سالوں کے بعد صدر انجمن احمدیہ نے یہ سہولت دی کہ درویشان میں سے جو سروس کمیشن کا امتحان پاس کر کے باقاعدہ سروس میں آنا چاہیں تو وہ ایسا کرسکتے ہیں۔ اس پر ایک خاصی تعداد نے امتحان پاس کر کے باقاعدہ ملازمت کرلی۔ مکرم چوہدری صاحب بھی ان میں سے ایک تھے۔ آپ بطور نگران تعمیرات اور صدر انجمن احمدیہ کی اراضی کے ٹھیکہ جات کی وصولی اور دکانوں و مکانوں کے کرایہ جات کی وصولی پر بھی لمبا عرصہ متعیّن رہے۔

۲۷/دسمبر ۱۹۸۰ء کی شام جلسہ سالانہ ربوہ کا اجلاس ختم ہونے پر اپنے کسی عزیز کے ساتھ بس میں جارہے تھے کہ حادثہ کے نتیجہ میں موقع پر وفات پاگئے۔ اگلے روز بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ نے ۵ بیٹے اور ۳ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ پانچوں بیٹے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے مختلف ادارہ جات میں مصروف خدمت ہیں۔

مکرم چوہدری سردار محمد صاحب

آپ مکرم محمد عبداللہ صاحب کے بیٹے تھے اور ۱۵/نومبر ۱۹۴۷ء کو قادیان ٹھہرنے والے ابتدائی درویشوں میں سے تھے۔ آپ بٹالہ کے پاس ایک گاؤں ونجواں کے رہنے والے زمیندار خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ زمین کم تھی اس لئے گزارہ تنگی سے ہوتا تھا۔ ۱۹۳۹ء میں جنگ عظیم دوم شروع ہوئی تو آپ کپڑے دھونے پر فوج میں ملازم ہوگئے۔ جنگ ختم ہوئی تو ۱۹۴۷ء کے شروع میں آپ بھی فوج سے فارغ ہو کر گھر لوٹ آئے۔ چند ماہ بعد جب خدام کو خدمت کے لئے قادیان بلایا گیا تو آپ بھی قادیان چلے آئے۔ اور قادیان سے پوری آبادی کے انخلاء تک مختلف محلّہ جات میں پہرہ کی ڈیوٹیاں دیتے رہے۔

درویشانہ زندگی میں آپ لانڈری کا کام کھول کر اپنے گزارہ میں خود کفیل ہوگئے اور کم و بیش بیس سال تک آپ نے یہ کام کیا۔ پھر عمر کے تقاضا کے تحت یہ کام چھوڑ دیا اور درویشانہ گزارہ پر انجمن کی طرف سے گزارہ پانے والے عملہ میں شامل ہوگئے اور بطور مددگار کارکن متعدد دفاتر میں خدمت کرتے رہے۔ ۱۰/فروری ۱۹۸۲ء کو آپ کی وفات ہوئی۔

آپ نمازوں کے بڑے پابند تھے۔ طبیعت کی خرابی اور کمزوری کے باوجود بڑی مستعدی سے مسجد میں نماز پڑھنے آیا کرتے تھے۔

مکرم نور محمد صاحب پونچھی

آپ مکرم فضل احمد صاحب ضلع ہزارہ کشمیر کے بیٹے تھے اور درزی کا کام جانتے تھے۔ جنگ عظیم دوم میں فوج میں بھرتی ہوئی اور جنگ ختم ہونے پر فارغ کردیئے گئے۔ آپ کے بڑے بھائی مکرم شیر محمد صاحب پونچھی قادیان میں دفتر تحریک جدید میں مددگار کارکن اور درویشان میں شامل تھے۔ تقسیم ملک کے بعد انہوں نے آپ کو بھی اپنے پاس بلالیا۔ مکرم نور محمد صاحب بھی ۱۱/مئی ۱۹۴۸ء کو قادیان آکر درویشوں میں شریک ہوگئے۔ ۱۹۵۰ء میں جب دفاتر کی تنظیم نو ہوئی تو انہیں بھی بطور مددگار کارکن خدمت کا موقعہ ملا۔ فارغ وقت میں آپ ٹیلرنگ کرتے تھے۔ پونچھ میں آپ کی پہلی شادی ہوئی تھی جس سے علیحدگی عمل میں آچکی تھی۔ قادیان میں دوسری شادی ۱۹۷۰ء میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے تین بیٹیاں اور ایک بیٹا بھی عطا فرمایا۔

مکرم نور محمد صاحب کو ضیق النفس کا عارضہ لاحق تھا۔ ۱۲/اکتوبر ۱۹۸۲ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔

مکرم بہادر خان صاحب

آپ مکرم شادی خانصاحب (ضلع سرگودھا) کے بیٹے تھے۔ فوج میں ملازمت کے دوران مکرم کیپٹن شیر ولی صاحب کے ساتھ بطور اردلی متعین تھے۔ جب کیپٹن صاحب ریٹائرڈ ہو کر قادیان آگئے تو اپنے اردلی کو بھی ساتھ لے آئے۔

مکرم بہادر خان صاحب اپنے کردار کے لحاظ سے بہت قابل اعتماد تھے چنانچہ جنوری ۱۹۴۸ء میں جب کیپٹن صاحب قادیان سے چلے گئے تو خان صاحب دیگر درویشان کے ساتھ ڈیوٹیاں دیتے رہے۔ ۱۹۵۰ء میں دفاتر کی تنظیم نو ہونے پر آپ کو بھی بطور مددگار کارکن مختلف دفاتر میں خدمت کا موقعہ ملا۔ ۱۹۵۵ء میں شدید بارشوں کے نتیجہ کئی مکان گرگئے تو درویشان وقارعمل کر کے مکانات کے ملبے کو سنبھالنے لگے۔ اس دوران مکرم بہادر خانصاحب کو ٹخنہ پر ایک اینٹ لگی جس نے بعد میں بہت تکلیف پہنچائی۔ پہلے تو ٹخنہ جام ہوگیا۔ پھر ہڈی متأثر ہوئی جس کی وجہ سے چلنے میں ایک حد تک لنگڑا کر چلنا پڑتا تھا۔

قادیان میں ایک ایسا وقت بھی مالی تنگی کا آیا کہ صدر انجمن احمدیہ کو اپنے کارکنان کو تنخواہ تک دینے میں مشکل پیش آگئی اور درویشان میں یہ تحریک کی گئی کہ جو افراد خود کام کر کے اپنا گزارہ چلا سکتے ہوں وہ ملازمت سے سبکدوش ہو کر اپنا کام کریں تا انجمن کے بجٹ سے بار کم کیا جاسکے۔ اس تحریک پر پچاس ساٹھ افراد اپنا گزارہ خود کمانے لگے تھے۔ دس بارہ درویشوں نے کمپنی بنا کر کھادی کا کپڑا تیار کر کے گورنمنٹ کو سپلائی کرنے کا کام کیا۔ مکرم بہادر خانصاحب بھی اس کے ممبر تھے۔ یہ کمپنی چند سال بعد فیل ہوگئی تو اس میں کام کرنے والوں کو دیگر کاموں میں ایڈجسٹ کیا گیا۔ مکرم خان صاحب کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے کوئلہ کے ڈپو میں بطور سیل مین رکھ لیا گیا۔ آپ قریباً 25 سال اس خدمت پر رہے۔ جب گورنمنٹ نے ڈپو بند کر دیئے تو آپ کو بطور مددگار کارکن نظارت امور عامہ میں لگالیا گیا۔ لیکن چند ماہ کام کے بعد ٹخنے کی چوٹ نے آخر انہیں بستر سے لگادیا۔ پھر کئی سال فالج کی سی کیفیت میں بستر پر ہی گزارے۔ بڑے صابر شاکر تھے۔ لمبی بیماری کو بڑے صبر اور سکون سے گزارا۔ ۱۵/اکتوبر ۱۹۸۲ء کو وفات پائی۔

مکرم بشیر احمد طاہر صاحب

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر سابق سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ جامعہ احمدیہ و پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان ۶/فروری ۲۰۰۵ء کو بعمر ساٹھ سال وفات پاگئے اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔

آپ ایک ہندو خاندان میں پیدا ہوئے۔ نوجوانی میں ہی اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔ 1959ء میں جامعہ احمدیہ سے منسلک ہوئے اور فارغ التحصیل ہونے کے بعد جامعہ میں ہی تدریسی کاموں پر مامور ہوئے اور 38 سال کا طویل عرصہ یہ خدمات سرانجام دیں اس کے علاوہ دیگر جماعتی خدمات اور ہندی ترجمہ قرآن مجید کی بھی توفیق ملی۔ آپ نے اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا مکرم لطیف احمد خالد استاد تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان یادگار چھوڑے ہیں۔

محترم قریشی محمد عبداللہ صاحب

مخلص خادم سلسلہ محترم قریشی محمد عبداللہ صاحب پسر حضرت قریشی شیخ محمد صاحبؓ ۲۳ و ۲۴ اکتوبر ۲۰۰۴ء کی درمیانی شب ۹۱ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفن ہوئی۔

آپ کے آباؤ اجداد قدیم سے قادیان کے باشندے تھے۔ آپ ۱۵/اکتوبر ۱۹۱۳ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی گود میں آپ کا نام محمد عبداللہ رکھا گیا۔ یکم مئی ۱۹۳۹ء سے ۳۰/جون ۲۰۰۳ء تک مختلف حیثیتوں سے صدر انجمن احمدیہ مرکزیہ کی گرانقدر خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ آپ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ہیڈ کلرک، نائب افسر خزانہ، محاسب اور آڈیٹر صدر انجمن کے طور پر بے لوث اور مثالی کارکردگی پر ایک نمایاں شناخت کے حامل ٹھہرے۔ انصاراللہ مرکزیہ کے آڈیٹر اور مرکزی جلسہ ہائے سالانہ کے مواقع پر بھی نمایاں خدمت بجالائے۔ اپنے محلّہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں امام الصلوٰۃ، چندوں کی ادائیگی اور کارکنوں کی تربیت اور دیگر جماعتی خدمات کے حوالے سے ہمیشہ خلیفہ وقت کی اطاعت کے قابل تقلید نمونے پیش کئے۔ ہجرت کے وقت جماعتی اثاثوں کی منتقلی کے لئے تاریخی کردار ادا کیا جس کا تذکرہ تاریخ احمدیت میں محفوظ ہے۔

سہ ماہی "ربوہ" سویڈن (اپریل، مئی، جون ۲۰۰۴ء) میں محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ کا منظوم کلام شائع ہوا ہے۔ اس میں سے انتخاب پیش ہے:

خدا کا یہ احسان ہے ہم پہ بھاری
کہ جس نے ہے اپنی یہ نعمت اتاری
نہ مایوس ہونا گھٹن ہو نہ طاری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری
خدا کا یہ وعدہ خلافت رہے گی
یہ نعمت تمہیں تا قیامت ملے گی
مگر شرط اس کی اطاعت گزاری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری
الٰہی ہمیں تو فراست عطا کر
خلافت سے گہری محبت عطا کر
ہمیں دکھ نہ دے کوئی لغزش ہماری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol. 12 | Friday , May 20, 2005 | Issue No. 20

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کینیا (مشرقی افریقہ) میں مصروفیات کی مختصر جھلکیاں

نواشہ اور نکورو میں مساجد کا سنگ بنیاد۔ نکورو کے کلینک کا معائنہ، ایلڈوریٹ میں مسجد کا افتتاح، استقبالیہ میں شمولیت اور ایلڈوریٹ مشن کا سنگ بنیاد۔ Kondele کے کلینک کا معائنہ، احمدیہ مسجد Banja کا افتتاح، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور انصار اللہ کی نیشنل مجالس عاملہ کے ساتھ میٹنگز اور کارکردگی کو بہتر بنانے کے سلسلہ میں تفصیلی ہدایات۔

ہمسایہ ممالک سے آنے والے نمائندگان کے ساتھ تفصیلی ملاقات اور نہایت اہم تاکیدی نصائح

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

30/اپریل بروز ہفتہ:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد احمدیہ نیروبی میں پڑھائی۔

پروگرام کے مطابق آج نواشہ (Naivasha)، نکورو (Nakuru) اور ایلڈوریٹ (Aldorate) کے لئے روانگی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ صبح نو بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ اس کے بعد نواشہ کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس کی گاڑی نے قافلہ کو Escort کیا۔ 10:20 بجے پر حضور انور ایدہ اللہ نواشہ پہنچے جہاں مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب تھی۔ پولیس پہلے سے ہی مختلف راستوں پر کھڑی تھی اور ساتھ ساتھ راستہ صاف کرتی تھی۔

نواشہ اور نکورو میں مساجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریبات اور نکورو میں کلینک کا معائنہ

مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد حضور انور نے مسجد احمدیہ نواشہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ حضور انور کے بعد حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے اینٹ رکھی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب کینیا، ایڈیشنل وکیل التبشیر، ایڈیشنل وکیل المال، پرائیویٹ سیکرٹری، مقامی مبلغ سلسلہ، صدر جماعت نواشہ، صدر لجنہ اماء اللہ کینیا اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیا نے اینٹیں رکھیں۔ ایک وقف نو بچی عزیزہ سطوت بنت مکرم غلام قادر صاحب شہید نے بھی اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل کی۔ اس مسجد کی تعمیر کا خرچ مکرم نثار بٹ صاحب آف لندن (یو۔کے) ادا کررہے ہیں۔ مکرم نثار بٹ صاحب بھی اس موقع پر موجود تھے۔ حضور انور کے ارشاد پر مکرم بٹ صاحب نے بھی اینٹ رکھی۔

جس علاقہ میں یہ مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ وہاں قریب ہی Hopewell Secondary School ہے۔ اس سکول کے ہیڈ ماسٹر Mr. David K بھی سنگ بنیاد کی اس تقریب کے موقع پر موجود تھے۔ حضور انور نے منتظمین کو ہدایت فرمائی کہ ہیڈ ماسٹر صاحب کو بھی بلائیں اور وہ بھی اچھے ہمسایہ کی حیثیت سے اس مسجد کی بنیاد میں اینٹ رکھیں۔ چنانچہ ہیڈ ماسٹر صاحب نے بھی اینٹ رکھی۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی اور یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

10:50 بجے نکورو (Nakuru) کے لئے روانگی ہوئی۔ راستہ میں نکورو جھیل (Lake Nakuru) پر کچھ دیر رکنے کے بعد نکورو شہر کے لئے روانہ ہوئے۔ یہاں بھی مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کا پروگرام تھا۔ جب حضور انور یہاں پہنچے تو مقامی احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے اس موقع پر آنے والے مہمانوں اور جماعتی عہدیداروں کو شرف مصافحہ بخشا۔

مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے بنیادی اینٹ نصب فرمائی۔ حضور انور کے بعد حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے اینٹ رکھی۔ اس کے بعد علی الترتیب مکرم امیر صاحب کینیا، مرکزی عہدیداران، مبلغ سلسلہ نکورو، صدر جماعت نکورو، صدر لجنہ اماء اللہ کینیا اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیا نے اینٹیں رکھنے کی سعادت حاصل کی۔ بچوں کی نمائندگی میں عزیزہ امینہ نے اینٹ رکھی۔

یہ قطعہ زمین جہاں مسجد تعمیر ہونی ہے پانچ ایکڑ پر مشتمل ہے اور یہ جگہ بلند ٹیلہ پر ہے۔ اردگرد خوبصورت مناظر ہیں اور Lake Nakuru سامنے نظر آتی ہے۔ یہ قطعہ زمین مکرم ظفر اللہ خان صاحب نائب امیر کینیا نے اپنی والدہ محترمہ کی طرف سے پچاس ہزار پاؤنڈ کی قیمت میں خرید کر جماعت کو دیا اور ان کا خاندان اس مسجد کی تعمیر کا خرچ بھی ادا کررہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ کی ہدایت پر سنگ بنیاد کی اس تقریب میں آخری اینٹ مکرم ظفر اللہ خان صاحب، ان کے بھائی اور والدہ اور ظفر اللہ خان صاحب کی اہلیہ صاحبہ نے مل کر رکھی۔

سنگ بنیاد کی اس تقریب کے موقع پر Hon Mirugi Kariuki, Asst: President Minister, Office of the بھی تشریف لائے ہوئے تھے حضور انور ایدہ اللہ نے منتظمین کو ہدایت فرمائی کہ منسٹر صاحب کو بلائیں وہ بھی اینٹ رکھیں۔ چنانچہ منسٹر صاحب نے بھی ایک اینٹ رکھی۔ اس موقع پر منسٹر صاحب نے کہا کہ احمدی جماعت جو خدمات Clinic کے ذریعہ کررہی ہے ہماری درخواست ہے کہ کلینک اگر نئی جگہ پر شفٹ ہو بھی جائے تو پرانی جگہ پر قائم رہے کیونکہ اس سے غریبوں کا بہت بھلا ہو رہا ہے۔ آخر پر حضور ایدہ اللہ نے دعا کروائی جس کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ سنگ بنیاد کی اس تقریب میں اسسٹنٹ منسٹر کے علاوہ ڈسٹرکٹ کمشنر اور ڈسٹرکٹ آفیسر بھی شامل ہوئے۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کا انتظام بھی اسی جگہ پر شامیانہ لگا کر کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ مقامی جماعت نے دوپہر کے کھانے کا انتظام Lake Nakuru پر Sarova Hotels میں کیا ہوا تھا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور اپنے وفد کے ہمراہ اس ہوٹل میں تشریف لے گئے۔ پروگرام کے مطابق سوا چار بجے روانگی ہوئی۔ چار بج کر 35 منٹ پر احمدیہ کلینک نکورو پہنچے۔ حضور انور نے کلینک کے مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا۔

Nakuru میں مقیم مبلغ سلسلہ منصور احمد صاحب کا قیام اس کلینک سے ملحقہ مکان میں ہے۔ حضور انور کچھ وقت کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے۔

کلینک کے معائنہ سے فارغ ہو کر پونے پانچ بجے ایلڈوریٹ (Eldorate) کے لئے روانگی ہوئی۔ Nakuru اور Eldorate کا فاصلہ 140 کلومیٹر ہے۔ یہ سارا راستہ بہت خوبصورت مناظر سے بھرا پڑا ہے۔ سڑک کے دونوں طرف سرسبز پہاڑ اور خوبصورت وادیاں ہیں۔ ہر منظر کے بعد ایک نیا منظر آجاتا ہے۔

ایلڈوریٹ مسجد کا افتتاح

7:30 بجے شام ایلڈوریٹ (Eldorate) آمد ہوئی۔ یہاں جماعت نے حضور انور اور وفد کے ممبران کے قیام کا انتظام Srikwa Hotel میں کیا ہوا تھا۔ ہوٹل میں کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور "مسجد ایلڈوریٹ" کے افتتاح کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ مسجد مین ہائی وے سے کچھ فاصلہ پر تعمیر کی گئی ہے۔ اس کی تعمیر کا خرچ مکرم قریشی عبدالمنان صاحب کے بیٹے مقیم نیروبی نے اپنے نانا اور ان کی فیملی کی طرف سے ادا کیا ہے۔ مسجد کی طرف جانے والے راستہ پر بینرز لگے ہوئے تھے اور خدام جگہ جگہ ڈیوٹیوں پر موجود تھے۔ پولیس قافلہ کو Escort کر رہی تھی۔ جب حضور مسجد پہنچے تو احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر سے حضور کا استقبال کیا۔ اھلاً وسھلاً و مرحبا کی آوازیں ہر طرف سے آرہی تھیں۔ حضور انور نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں جس کے ساتھ اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے اس علاقہ کے سب سے پہلے احمدی کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ چنانچہ وہ آگے آگئے۔ حضور انور کے دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ انہوں نے 1994ء میں بیعت کی تھی۔ اس کے بعد اللہ کے فضل سے اس علاقہ میں جماعت قائم ہوئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اس علاقہ میں متعین معلّم کو ہدایت دی کہ نو احمدیوں کی تربیت کی طرف توجہ دیں۔ ان کو قرآن پڑھائیں، دینی تعلیم دیں، نماز سکھائیں اور نماز پڑھنا بھی سکھائیں اور ان کی تربیت کریں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

ایلڈوریٹ میں استقبالیہ

جماعت ایلڈوریٹ نے اسی ہوٹل میں ایک Reception کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ پچاس سے زائد مہمان اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائے۔ جن میں میئر آف ایلڈوریٹ، ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس ایلڈوریٹ بھی شامل تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ میئر نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ میرا جماعت سے تعارف ایک سال پہلے ہوا تھا۔ جب آپ کے مبلغین ہمارے علاقہ میں تبلیغ کے لئے آئے تو ایک تبلیغی میٹنگ میں مجھے جماعت کے بارہ میں علم ہوا۔ اس وقت

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں